﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد18 | جمعۃ المبارک23/ستمبر2011ء | 23/شوال1432 ہجری قمری ❁ 23/تبوک1390 ہجری شمسی | شمارہ38

یتیم کی خدمت کا صلہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو‘‘۔

جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی رحمۃ الیتیم حدیث نمبر1840)

عالمگیر بیعت کی بابرکت تقریب۔اس سال دنیا بھر میں 4لاکھ 80ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے احمدیہ مسلم جماعت میں شامل ہوئے۔

مختلف مہمانوں کی طرف سے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کے نظم وضبط،سماجی وملکی خدمات پرخراج تحسین اورتشکّر کا اظہار۔

اختتامی اجلاس میں تعلیمی اعزازات وانعامات کی تقسیم۔اس سال احمدیہ مسلم امن انعام (Peace Prize)ایمنسٹی انٹرنیشنل کو دیا جائے گا۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء کے آخری روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یو۔کے)

تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل مکرم رفیق احمد صاحب حیات،امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیرِ صدارت تلاوتِ قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے کی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے یکے بعد دیگرے چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کی دعوت دی۔ان خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1۔ Mr.RobertGates,MayorofAlton

انہوں اپنے خطاب میں جماعت کو HampshireEast آنے پر خوش آمدید کہا۔پھر انہوں نے بتایا کہ پچھلے ماہ انہوں نے آلٹن میں ایک نمائش میں شرکت کی جس کا عنوان تھا"Love for all hatred for none"۔اسوقت انہیں تحفۃً ایک قرآن مجید ملا جس کا مطالعہ کر کے ان کے علم میں اضافہ ہوا اور اسلام کے بارہ میں انہیں زیادہ تفہیم ہوئے۔انہوں نے بتایا کہ اسلام کا مطلب امن ہے جس کا قول اور فعل کے ساتھ اظہار کیا جائے،اور دنیا میں صرف ایک احمدیہ جماعت ہے جو ایسا کرتی نظر آرہی ہے۔انہوں نے بتایا کے صدقات دینا بھی اسلامی تعلیم کا ایک حصہ ہے،اس لحاظ سے انہیں خدام کے Charity Walk میں شمولیت کر کے خصوصی طور پر خوشی حاصل ہوئی۔آخر پر انہوں نے بتایا کہ جلسہ میں آنے پر جو انہیں استقبال ملا اس سے وہ بہت متاثر ہوئے ہیں۔

2۔ Mr.TerryEccot,DeputyMayorofAlton

انہوں نے جماعت کے استقبال اور مہمان نوازی،اور ہر ایک کا خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آنے پر شکریہ ادا کیا۔

3 ۔ CouncillorGerryJerome,MayorofSutton

انہوں سب کو السلام علیکم کہنے کے بعد جماعت کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے بتایا کہ یہ ہفتہ ناروے میں ہونے والے سانحہ کی وجہ سے ان کے لئے بہت غمناک ہے۔اور کہ انہیں اس وقت ویسا ہی دکھ محسوس ہوا جس طرح لاہور میں احمدیوں کی شہادتوں کے بعد ہوا۔انہوں نے بتایا کہ ایک دوسرے کی عزت کرنا معاشرتی زندگی کا بہت ضروری حصہ ہے۔اگر نوجوانوں کی عزت نہ کی جائے تو امکان ہے کہ وہ مجرمانہ ٹولیوں میں شامل ہو جائیں۔آخر پر انہوں نے جماعت کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

4۔ Mr.RummyRanger (Chairman Uk,Pak Indian Forum)

انہوں نے بتایا کہ وہ آج یہاں حاضر ہونے کے باعث اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہے ہیں۔یہ ان کا تیسرا موقع ہے اور انہیں خوب لطف حاصل ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ جماعت کا موٹو (Love for all hatred for none)انہیں بہت پسند ہے اور یہ کہ دین کا کام ہے کہ وحدت پیدا کرے نہ کہ فرقہ واریت۔انہوں نے بتایا کہ وہ سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب کی تکریم کرنا ان کے مذہب کا حصہ ہے۔انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ بہت مہذب اور نظم وضبط والی جماعت ہے۔

5۔ Mr.Sukdev Singh Bedi(Owner of Chola Baba Nanak)

انہوں نے اپنی تقریر پنجابی زبان میں کی۔اور کہا کہ مذہب ایک دوسرے سے بیر رکھنا نہیں سکھاتا۔آج کا دن انہیں بہت اچھا محسوس ہوا جو کہ بھائی چارے اور محبت پھیلانے کا دن ہے۔انہوں نے جلسہ کی مبارکباد دی۔پھر انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کا ذکر کیا۔120 سال قبل حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جلسہ کا آغاز کیا تاکہ لوگ پیار ومحبت کے ساتھ تین دن گزاریں۔پھر انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت گرو باوا نانک صاحب کے مسلمانوں کے ساتھ گہرے روابط تھے۔ان کی دائیہ اور ان کا رفیق سفر مسلمان تھے۔ان کے پاس ایک چادر بھی تھی جسے ان کی وفات کے بعد مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان بانٹا گیا۔مسلمانوں نے اسے دفنا دیا اور ہندوؤں نے اسے جلا کر راکھ بنا لیا اور سمندر میں بکھیر دیا۔اس کے بعد انہوں نے چولے کا تعارف کرایا اور حضرت مسیح موعودؑ کا شعر بھی پڑھ کر سنایا کہ

’یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج‘

آخر پر انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ڈیرہ بابا نانک آنے کی دعوت دی۔

6۔ImamAliReza,firstconvertofColumbia

اپنی تقریر کے شروع میں،جو کہ کولمبین زبان میں تھی،انہوں نے ایک قرآنی آیت کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے:

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو(57:33) پھر انہوں نے خلیفۂ وقت اور تمام حاضرین جلسہ کو محبت بھرا سلام پیش کیا۔اور بتایا کہ وہ اس جلسہ میں آنے کی دعوت پر مشکور ہیں اور کہا کہ یہ ایک ایسا جلسہ ہے جو دنیا میں امن کے قیام اور آنحضرتؐ کے پاکیزہ اسوہ کو رائج کرنے کی خاطر منعقد کیا جاتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ دس سال قبل مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب مرحوم کی کتاب کے مطالعہ کے بعد انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل ہوا نیز حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصنیف ’مسیح ہندوستان میں‘ نے بھی ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

LordTariqAhmadBT,ConservativePeer(Lord Ahmad of Wimbledon)-7

انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انہیں امسال جلسہ میں مہمان کے طور پر آنا عجیب محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ ہمیشہ انتظامیہ میں کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی سیاست میں ترقی کوئی ذاتی کارنامہ نہیں بلکہ اس میں کئی ہاتھ شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی توجہ اور دعا بھی ان کے ساتھ رہی ہے۔ ان کو ان کے والد صاحب نے تین اہم نصائح کیں جن سے انہوں نے اپنی زندگی میں بہت فائدہ اٹھایا ہے (1) کلاّ مظبوط رکھو یعنی اصول کے پکے رہو (2) جماعت کی خدمت کرو اور (3) خلیفۂ وقت کے ساتھ گہرا تعلق رکھو۔ آخر پر انہوں نے برطانیہ کے وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ جماعت کی جلسہ پر دعوت کے مشکور ہیں اور وہ اس کی کامیابی کیلئے تمنا رکھتے ہیں۔ نیز کہ وہ جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہتے ہیں۔

Mr.HenrySmith,MPforCrawley-8

انہوں نے جلسہ میں شمولیت پر اپنی خوشی کا اظہار کیا نیز مہمانوازی کا شکریہ ادا کیا۔

Mr.SteveMcCabe.MP for Selly Dak,Birmingham -9

انہوں نے جلسہ میں آنے پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ نیز Ed Miliband سربراہ لیبر پارٹی کا پیغام پہنچایا جس میں انہوں نے جماعت کی مساعی کو سراہا۔

Mr.EdwardDavey,(MPforKingstonandSurbiton)-10

انہوں نے اپنی تقریر میں لبرل ڈیموکریٹ کے سربراہ 'نیک کلیگ' کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے اپنی طرف سے سلام اور مبارکباد پیش کی۔ نیز جماعت کی گرانقدر خدمات کو بہت اچھے الفاظ میں سراہا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

اس تقریر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تمام احباب نے پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے بقیہ مہمانوں کو خطاب کی دعوت دی۔

Alhaj Usman Noruddin Jah,(formerMinisterofStateSierraLeone) -11

انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جلسہ میں شامل ہو کر انہیں بہت خوشی محسوس ہوئی اور کہ وہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہ عظیم جماعت انہیں ملی، جو اپنی خدمات کے ذریعہ ایک دنیا کو حیران کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سیرالیون میں جو 51 سال آزادی کے گزرے ہیں ان کے کامیاب ہونے میں جماعت احمدیہ کا اہم کردار ہے۔ جماعت کے ذریعہ اس ملک میں کئی عظیم شخصیتیں پیدا ہوئی ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ دنیا میں مشکلات کا ایک موجب دینی تعصب ہے۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ اس صدی کے آخر پر احمدیت تمام مسلمان فرقوں پر غالب آجائے گی کہ اس نے کئی مشکلات کو پار کر کے اپنی رفتار کو برابر قائم رکھا۔

Hon.AsumanKiyingi,MinisterofForeignAffairs,Uganda -12

انہوں نے جماعت کا جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔ اور ساتھ اپنے ملک کے سربراہ کی طرف سے سلام پیش کیا۔ یوگنڈا میں جماعت کی اعلیٰ خدمات کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ اس ملک کے واسطے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست عرض کی۔

Attorney Barratucal L. Caudang,Minister of Education-Philippines 13

انہوں نے جلسہ پر آنے کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ یہاں آکر انہیں بہت سی معلومات حاصل ہوئیں اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ یہاں ایک دن گزار کر مجھے احساس ہوا کہ جس چیز کا مَیں متلاشی تھا اسے مَیں نے پالیا۔

Hon.HajaZainabHawaBangura,MinisterofForeignAffairsSierraLeone 14

اپنی تقریر میں انہوں نے سیرالیون کے سربراہ مملکت کا پیغام پہنچایا۔ جس میں انہوں نے 54ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد بھجوائی۔ اور وعدہ کیا کہ ان کی حکومت جماعت کی سرگرمیوں میں تعاون کرے گی۔ جماعت احمدیہ نے اس ملک میں کئی سکول قائم کئے ہیں۔ احمدیت کا نفوذ یہاں 1935ء میں ہوا اور اس کے ایک ہی سال بعد پہلا سکول کھولا گیا تھا۔ ان سکولوں کے ذریعہ ہزار ہا لوگ تیار کئے گئے ہیں جو آج ملک میں نمایاں عہدوں پر فائز ہیں۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضور انور کی زیرِ صدارت جلسہ سالانہ یوکے کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم عبد المومن طاہر صاحب، مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔ موصوف نے سورۃ الاحزاب کی آیات 41 تا 49 تلاوت کیں اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عرب احمدی بھائیوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا جس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے سنایا۔ اس کے بعد اردو نظم پیش کی گئی جو کہ مکرم مرتضیٰ منان صاحب آف جرمنی نے پیش کی۔ اور یہ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا جس کا آغاز ان بابرکت الفاظ سے ہوتا ہے ۔

'وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے'۔

تعلیمی انعامات واعزازات کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی اعزازات وانعامات کی تقسیم کی کارروائی عمل میں آئی۔ حضور انور نے اپنے دستِ مبارک سے جن احباب کو اعلیٰ نتائج کی وجہ سے انعامات واعزازات سے نوازا ان کے نام درج ذیل ہیں:

GCSE

1۔ امر احمد رضا صاحب، 2۔ محمد اکبر اقبال بٹ صاحب، 3۔ مظہر احمد وڑائچ صاحب، 4۔ علی ظہیر گوندل صاحب، 5۔ بختر احمد صاحب، 6۔ فہد محمود صاحب، 7۔ خالد حیات صاحب، 8۔ منور عمر احمد ساقی صاحب، 9۔ مبارک احمد وسیم صاحب 10۔ قاصد احمد صاحب۔

ہم اپنے پیار کی شبنم سے نفرت کی آگ بجھائیں گے

لکھیں گے لہو سے افسانے تاریخ کو پھر دہرائیں گے
رکھے گا زمانہ یاد جسے وہ نقش وفا بن جائیں گے
ہم پر ہے خدا کا فضل وکرم ہنس ہنس کے سہیں گے جوروستم
ہم اپنے پیار کی شبنم سے نفرت کی آگ بجھائیں گے
ہم شام کا پہلا تارا ہیں ہم لوگ ہیں صبح کی پہلی کرن
تنویر کی صورت پھیلیں گے خوشبو کی طرح چھاجائیں گے
بدخواہ نگاہیں گھات میں ہیں منزل بھی صدائیں دیتی ہیں
سوئے تو بہت کچھ کھوئیں گے جاگے تو بہت کچھ پائیں گے
جذبوں کی سلگتی آگ کبھی سینوں میں نہ کم ہونے دیں گے
جتنا بھی دبائے گی دنیا اتنا ہی ابھرتے جائیں گے
تعمیر بشارت تو ہے فقط آغاز سفر اے ہم سفرو
توحید کا پرچم یورپ کے ہر قریے پر لہرائیں گے
بے نور دلوں کے ویرانے سیراب کریں گے اشکوں سے
ہم اپنی آبلہ پائی سے کانٹوں کی پیاس بجھائیں گے
اے ناصر دیں تیری یادیں ہیں قلب ونظر کا سرمایا
ان یادوں سے ہم جیتے جی روحوں کا چمن مہکائیں گے
ہم اہل وفا ہیں غلبۂ دیں کی تیری ساری امنگوں کو
طاہر کی قیادت میں اک دن زرّیں جامے پہنائیں گے
یہ دنیا والے اے ثاقبؔ جتنے بھی ستم چاہیں ڈھالیں
ہم اپنے مدنی آقا کا اُسوہ ہی فقط اپنائیں گے

[ثاقب زیروی (مرحوم)]

ALevel

11۔ سعود احمد صاحب، .12۔ طہر احمد وڑائچ صاحب، 13۔ مونس احمد صاحب 14۔ ذیشان جمال سوری صاحب، 15۔ یوسف شاہ صاحب۔

Degree

16۔ طیب طاہر احمد حیات صاحب، 17۔ فاتح احمد صاحب، 18۔ نعمان احمد ناصر صاحب، 19۔ جواد احمد بٹ صاحب۔ 20۔ ڈاکٹر فرید احمد طارق صاحب، 21۔ ڈاکٹر ندیم احمد افضل صاحب، 22۔ محمد بلال احمد خان صاحب، 23۔ ڈاکٹر ظہیر احمد نصر صاحب، 24۔ صبیح ناصر صاحب، 25۔ انس احمد رانا صاحب، 26۔ محمد فرقان یوسف صاحب، 27۔ عدنان ودود خان صاحب، 28۔ ڈاکٹر مقصود سعید صاحب، 29۔ ڈاکٹر سعادت احمد سمیر صاحب، 30۔ شاہرخ عمر صاحب، 31۔ آصف محمود فہیم صاحب، 32۔ سید محمد طاہر نصر صاحب، 33۔ طلحہ بشیر صاحب۔

پاکستان سے حاصل کردہ انعامات:

34۔ عثمان جاوید صاحب، 35۔ بلال احمد صاحب، 36۔ عطاء الغفار صاحب، 37۔ یحییٰ احمد صاحب، 38۔ سہیل احمد صاحب، 39۔ محمد عاطف خان صاحب، 40۔ ہارون احمد صاحب۔

احمدیہ مسلم امن انعام (Peace Prize) کا اعلان

حضور انور کی اجازت سے دوسال پہلے خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت احمدیہ یوکے نے سالانہ پیس پرائز (Peace Prize) کے اعلان کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ یہ انعام کسی ایسی شخصیت یا تنظیم کو دیا جاتا ہے جنہوں نے امن کے قیام کیلئے غیر معمولی کام کیا ہو۔ اس غرض کیلئے تمام ممالک کے امراء جماعت موزوں نام پیش کرتے ہیں اور ساتھ ان کے کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک مرکزی کمیٹی تمام ناموں اور ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور کی خدمت میں انعام کی مستحق شخصیت کا نام بطور سفارش پیش کرتی ہے۔ انعام کی رقم دس ہزار پونڈ مقرر کی گئی ہے۔ گزشتہ سال یہ انعام اور میڈل پاکستان کی معروف سماجی شخصیت جناب عبدالستار ایدھی صاحب کو دیا گیا تھا۔

امسال حضور انور کی منظوری کے بعد مکرم امیر صاحب یوکے نے جلسہ پر اعلان کیا کہ انعام اور میڈل ایمنسٹی انٹرنیشنل (Amnesty International) کو دیا جائے گا جو کہ انشاء اللہ آئندہ Peace Symposium میں حضور انور عطا فرمائیں گے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا معروف ادارہ سالہا سال سے دکھی انسانیت کی بےلوث خدمت کر رہا ہے اور اسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ ان بےلوث خدمات کے اعتراف میں امسال احمدیہ پیس پرائز کیلئے اس کا نام منتخب کیا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر162

مصر کے اسیرانِ راہِ مولیٰ (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مصر کے اسیران راہ مولیٰ کی گرفتاری اور کیس کی بعض تفصیلات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں اسیران کی رہائی کے علاوہ دیگر امور کا ذکر کیا جائے گا۔

اسیران کی رہائی کے لئے دعاؤں کی تحریک اور شدید انذار

حضور انو رنے 7؍مئی 2011 کے خطبہ جمعہ میں مصر کے اسیران راہ مولیٰ کے لئے احباب جماعت کوخصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔پھر 28 مئی تک ہر خطبہ میں نہ صرف دعاؤں کی تحریک فرمائی بلکہ ظالموں اور متکبروں کے لئے انذار بھی فرمایا۔14؍مئی 2011ء کے خطبہ جمعہ میں حضورانور نے فرمایا:

’’مصر کے احمدیوں کے لئے بھی مَیں پھر خاص طور پر دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ وہاں گزشتہ کچھ عرصہ سے جماعت کے خلاف ایک شور اٹھا ہوا ہے اور ہمارے بارہ، تیرہ کے قریب احمدی حراست میں ہیں جن کا ابھی تک پتہ نہیں لگ رہا کیا بننا ہے؟ اس لئے ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ جلدان کی رہائی کے بھی سامان پیدا کرے۔شاید ان کا خیال ہے کہ اسیر بنا کر وہ ان کو ایمان سے پھیر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی جو دنیا کے کسی بھی کونہ میں رہنے والا ہے وہ اپنے ایمان کے لحاظ سے بڑا مضبوط ہے۔اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ بھی اسی طرح مضبوطی کا اظہار کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔ اور یہی مجھے پیغام بھیج رہے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ ہمارے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئے گی۔ بلکہ گزشتہ دنوں ایک خاتون کو بھی گرفتار کرلیا تھا پھر چھوڑ دیا۔

اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو مسیح محمدی کے پیغام کو سننے کی اور سمجھنے کی اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہر قسم کی کجیاں دنیا سے دور ہوتی چلی جائیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں اب اس سے فائدہ اٹھانا بندوں کا کام ہے۔ اگر نہیں اٹھاتے تو پھر اللہ تعالیٰ کس طرح ٹھیک کرتا ہے، کیا سامان پیدا فرماتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو کسی بھی قسم کی آفت اور بلا اور تباہی سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف جھکنے والا خالص بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

اسی طرح 21؍مئی 2011ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے حاتم صاحب کے مرحوم بیٹے کا ذکر خیر فرمایا اوران کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی نیز اسیران مصر کی رہائی کے لئے احباب جماعت کو دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس خطبہ میں حضور انور نے فرمایا:

’’آج کل جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں مصر میں بھی جماعت کی مخالفت بہت زیادہ ہے۔ اور اس مخالفت کی وجہ سے حکومت کے بعض ادارے بھی مولویوں کے پیچھے لگ کر اس میں شامل ہو گئے ہیں اور احمدیوں کو حراست میں رکھا ہوا ہے......**خدا کا خوف کرنا چاہئے اور خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلام کے لئے خدمات کا مشاہدہ تو کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمدیوں کی غیرت اور حمیت کو تو پرکھیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم ملزم نہیں، آپ لوگ مجرم ہوں گے۔ وہ لوگ مجرم ہوں گے جو بغیر دیکھے ایک فیصلہ ٹھونستے چلے جارہے ہیں۔‘‘**

28؍مئی 2010ء کو لاہور پاکستان میں دو احمدی مساجد پر دہشت گردی کی کارروائی ہوئی اس دن حضور انور نے خطبہ جمعہ میں پاکستان کے احمدیوں کے ساتھ مصر کے اسیران کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ حضورانور نے فرمایا:

’’احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان (ظالموں اور متکبروں۔ناقل) کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ اور یہ ابتلا کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کے لئے آج کل بہت دعا کریں۔ بڑے شدید تنگ حالات ہیں۔ **اسی طرح مصر کے اسیران کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔** ہندوستان میں بھی گزشتہ دنوں کیرالہ میں دو تین احمدیوں پر غلط الزام لگا کر اسیر بنایا گیا ہے۔ ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق **ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔** اللہ تعالیٰ ہم پر بھی رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلاء سے ہر ایک کو محفوظ رکھے‘‘۔

معجزے دعاؤں کے

28؍مئی 2010ء کے واقعہ کے بعد تمام دنیا کے احمدیوں کو پرسوز دعاؤں کی توفیق ملی اور ان دعاؤں میں جہاں شہداء کی بلندیٔ درجات اور ان کے خاندانوں کو صبر جمیل کے عطا ہونے کی دعائیں تھیں وہاں اسیران مصر کی رہائی کے لئے بھی خصوصی دعائیں کی گئیں۔ان دعاؤں کا غیر معمولی اثر کیسے ظاہر ہوا؟ اس کا بیان مکرم ڈاکٹر حاتم صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارا کیس ابھی عدالت میں ہی تھا کہ ملک میں 30 سال سے نافذ ایمرجنسی کے قانون کی حیثیت کو پارلیمنٹ میں بحث کے لئے پیش کر دیا گیا۔ (ہم بیان کر آئے ہیں کہ ہمارے احمدی احباب کو اسی قانون کے تحت گرفتار کیا گیا تھا بلکہ اس قانون کے تحت ہر وہ اقدام جائز تھا جس کا کسی اور قانون میں کوئی جواز نہ تھا)۔ یہ بھی پہلا موقع تھا کہ پارلیمنٹ میں اس قانون پر بہت زیادہ تنقید کی گئی۔ ارکان پارلیمنٹ کی طرف سے اس قانون پر اعتراضات کی کثرت کی بنا پر حکومت اس قانون کے دائرہ کار کو محدود کرنے پر مجبور ہوگئی۔ لہذا اسے صرف اور صرف منشیات اور دہشت گردی کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ اس فیصلہ کے ساتھ ہی وہ تمام گرفتاریاں جو اس قانون کے ماتحت کی گئی تھیں کالعدم ہوگئیں اور وزیر داخلہ کا اس قانون کا سہارا لے کر ہماری گرفتاری کا حکم دینا بھی بلا جواز ٹھہرا۔ چنانچہ State Security Prosecution نے ہمارا کیس اواخر مئی 2011ء میں عدالت کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس پیشی پر جج نے ہم چھ احباب کو مزید 15 دن کے لئے جیل میں رکھنے جبکہ تین اسیران کی رہائی کا حکم سنایا۔ رہائی پانے والے احباب کے نام یہ ہیں:

مکرم معروف صابر السید عبد اللہ صاحب، مکرم محمود وفدی محمد حسن صاحب، مکرم مطصفیٰ حسن احمد صاحب۔

میرے بیٹے کی وفات کا غم ابھی تازہ ہی تھا اس پر 15 دن مزید جیل میں رکھنے کا فیصلہ شاید ایک اور ابتلا تھا اور نہایت صبر آزما تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا صبر اور قوت عطا فرمائی کہ سب کچھ آسان ہوگیا۔ مجھے اس بات کا بھی بخوبی علم تھا کہ میرے بارہ میں رہائی کا حکم سب سے آخر پر آئے گا کیونکہ اس کیس میں نہ صرف میرا نام پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے بلکہ مجھے اس کیس کا سب سے بڑا مجرم لکھا گیا ہے۔ ان تمام امور کے باوجود مجھے یقین تھا کہ ظلم کی رات جس قدر طویل ہوتی جاتی ہے اسی قدر صبح نو کی آمد کی امید مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ (گویا کہ:

رات جتنی طویل ہوتی ہے
صبح نو کی دلیل ہوتی ہے)

مجھے معلوم تھا کہ ہمارے جیل میں رہنے کے فیصلہ کی متعدد بار تجدید بھی ہوسکتی ہے اور شاید دو دو ہفتوں کی بجائے یہ وقفے لمبے بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی خاص تائید سے جلدی رہائی کی قوی امید تھی اور یہ احساس اتنا شدید تھا کہ مَیں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ بہت جلد جیل کے یہ ثقیل دروازے کھول دے اور آپ دیکھیں گے کہ ہم غیر متوقع طور پر جلد یہاں سے باہر ہوں گے، انشاءاللہ۔

رہائی کا حکم

7؍جون 2011ء کی صبح ہم نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سوئے ہوئے تھے کہ کوئی دور سے ہمیں ہمارے نام لے لے کر پکار رہا تھا کہ تمہاری رہائی کا حکم آ گیا ہے اور تم آزاد ہو۔ ہمیں ایک لمحے کے لئے تو یہی محسوس ہوا کہ شاید ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں۔ جب اس خبر کی صحت کا اندازہ ہوا تو ہم سب خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو گئے۔ ہمارے آنسو تھے کہ رکتے نہ تھے۔ ہم اسی حالت میں نوافل ادا کرتے اور خدا کا شکر ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہماری رہائی کے لئے جیل کے دروازے کھول دیئے گئے۔ باہر نکل کر ہم نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا کہ اس نے ہمیں محض اپنے فضل سے اپنی راہ میں ثبات قدم کی توفیق عطا فرمائی اور کسی وقت بھی ہمیں اکیلا نہیں چھوڑا۔

ہم خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس آئے اور باوجود اتنی لمبی اسیری کے جب ہم اپنے کام پر واپس لوٹے تو سب کو کام دوبارہ مل گیا اور کسی کو اس وجہ سے کام سے فارغ نہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہل وعیال میں خوشیاں واپس لوٹ آئیں۔ اس سارے عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور آپ کے ارشاد کے مطابق ہماری رہائی کے لئے احباب جماعت کی کوششوں نے ہمارے دلوں میں ایک عجیب اثر پیدا کیا، اور ہم پہلے سے زیادہ مضبوط اور زیادہ جذبہ قربانی اور پہلے سے زیادہ اخلاص ووفا سے سرشار ہو کر جیل سے نکلے۔

دوبارہ اسیری

ہماری رہائی کے بعد گو ہمیں عدالتوں کے چکر تو نہ لگوائے گئے لیکن خوف اور پریشر کی فضا قائم رہی۔ تقریباً چھ ماہ اسی طرح گزر گئے۔ اس کے بعد 20؍دسمبر 2010ء کو دوبارہ پہلے کی طرح صبح صادق کے وقت مجھے گرفتار کر لیا گیا، دو دن میرے ساتھ تفتیش کی گئی اور چار دن جیل میں رکھنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے میری رہائی عمل میں آئی۔

خلیفۂ وقت کا انذار کیسے پورا ہوا؟

ہم نے دیکھا کہ حضور انور اور آپ کے ساتھ تمام جماعت کی دعاؤں کا اعجاز کس طرح سے ظاہر ہوا کہ 30 سال سے نافذ ایک ظالمانہ قانون ختم ہوگیا اور معجزانہ طور پر ہمارے اسیران کی رہائی عمل میں آئی۔ لیکن حضور انور نے ان دعاؤں کی تحریک کے ساتھ انذار بھی فرمایا تھا۔

ایک خطبہ میں حضور انور نے فرمایا کہ:

’’اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق **ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔‘‘**

ایک اور خطبہ میں فرمایا کہ ’’اگر یہ لوگ خدا کے عطا کئے ہوئے ذرائع کو استعمال کر کے عقل نہیں کرتے تو پھر ان کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کیا سامان پیدا فرماتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے‘‘۔

اسی طرح ایک خطبہ میں فرمایا:

’’خدا کا خوف کرنا چاہئے اور خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلام کے لئے خدمات کا مشاہدہ تو کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمدیوں کی غیرت اور حمیت کو تو پرکھیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم ملزم نہیں، آپ لوگ مجرم ہوں گے۔ وہ لوگ مجرم ہوں گے جو بغیر دیکھے ایک فیصلہ ٹھونستے چلے جارہے ہیں۔‘‘

ان الفاظ کی چمک مصر میں کس طرح ظاہر ہوئی؟ اس کا بیان کچھ اس طرح ہے:

مکرم حاتم صاحب کی دوسری دفعہ اسیری کے بعد رہائی 20/دسمبر 2010ء کو عمل میں آئی۔ اس کے تقریباً ایک ماہ بعد یعنی 25/جنوری 2011ء کو مصر میں انقلابی تحریک کا آغاز ہوا جس کا مطالبہ تھا کہ صدر حسنی مبارک اقتدار چھوڑ دیں۔ چنانچہ یہ تحریک کامیاب ہوئی اور 11/فروری 2011ء کو صدر حسنی مبارک کے 30 سالہ دور کا خاتمہ ہوا، حکومت کے مختلف شعبوں کی طرح بالآخر State Security کے ادارے کو بھی تحلیل کر دیا گیا۔ یہی وہ ادارہ تھا جس کے تحت ہمارے ان احمدیوں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی تھیں لیکن عجیب بات یہ ہوئی کہ جس دن آفیشل طور پر اس ادارے کی تحلیل کا اعلان کیا گیا وہ 15/مارچ یعنی وہی دن تھا جس دن احمدیوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ٹھیک ایک سال بعد اسی دن ان گرفتار کرنے والوں کی قانونی حیثیت ختم ہوگئی جو گزشتہ تیس سال سے اس ملک میں سب سے طاقتور ادارے کے طور پر کام کر رہے تھے۔

جرم نامہ!

شاید قارئین کرام کو یہ جاننے کی بھی جستجو ہو کہ آخر ہمارے ان گرفتار احمدیوں پر الزام کیا لگائے گئے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں پر اس کی بھی کسی قدر تفصیل درج کر دیں۔

ختم نبوت کا انکار!

پہلا الزام تو یہ تھا کہ یہ گروہ بعض انتہا پسندانہ خیالات پھیلا رہے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ان پر الزامات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نعوذ باللہ احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے افضل ہے اور آپ کے بعد نہ کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ قرآنِ کریم کے بعد کوئی اور شرعی کتاب اتر سکتی ہے۔ پس حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا جو دعویٰ ہے وہ خالصتاً آپ کی غلامی میں اور آپ سے فیض پاتے ہوئے دعویٰ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث کیا کہ میں اس زمانے میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہوں۔ پس ان پڑھے ہوئے لوگوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ آنکھیں بند کر کے کم علموں کی طرح سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے کی بجائے احمدیت کا پیغام تو پڑھیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تو دیکھیں پھر اگر الزام ثابت ہوتا ہو تو دکھائیں۔ پہلے ہمارا مؤقف تو سنیں۔ احمدیت کا مؤقف تو سنتے نہیں اور سننے کو تیار بھی نہیں اور یک طرفہ فیصلہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ خدا کا خوف کرنا چاہئے اور خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلام کے لئے خدمات کا مشاہدہ تو کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمدیوں کی غیرت اور حمیت کو تو پرکھیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم ملزم نہیں، آپ لوگ مجرم ہوں گے۔ وہ لوگ مجرم ہوں گے جو بغیر دیکھے ایک فیصلہ ٹھونستے چلے جا رہے ہیں"۔

(اسکے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کارناموں اور آپ کے متعلق غیروں کی گواہیاں درج کرنے کے بعد فرمایا) "پس کیا ایسے شخص کے بارہ میں یہ بیہودہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ اپنے آپ کو خاتم النبیین سمجھتا ہے۔ اور اس کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچا ہے؟ ہم ہی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حقیقی معنی کو سمجھنے والے ہیں۔ ہم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت کو سمجھنے والے ہیں۔ وقتاً فوقتاً احمدیوں پر الزام تراشی کرتے ہوئے ہمارے خلاف جو نام نہاد علماء مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں، یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان حقائق کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو چاہئے کہ دیکھیں اور پرکھیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مئی 2010ء)

المقطم میں حج!!

لگتا ہے کہ عرب مولوی بھی پاکستانی مُلّاؤں کے نقش قدم پر چل نکلے ہیں۔ پاکستانی ملاؤں نے احمدیوں کو حج سے روکنے کی بڑی کوشش کی لیکن سلطان عبدالعزیز بن سعود نے ان کو یہی جواب دیا کہ اگر احمدی حج کو بنیادی ارکان میں سے سمجھتے ہیں تو خانہ کعبہ عبدالعزیز کے باپ کا گھر نہیں کہ میں ان کو یہاں آنے سے روک دوں۔ لہٰذا یہ ثابت کرنے کے لئے کہ واقعی احمدی مکّہ میں حج بیت اللہ نہیں کرتے ملاؤں نے مشہور کر دیا کہ احمدیوں کا حج تو قادیان میں ہوتا ہے۔ یہی کہانی مصر میں دہرائی گئی۔

المقطم نامی علاقے میں ہمارے مصری احمدی ایک گھر میں نماز وغیرہ ادا کرتے تھے۔ چنانچہ پہلی بات یہ مشہور کی گئی کہ مصری احمدی المقطم میں حج کرتے ہیں۔ اب جب حج کی بات عام ہوئی تو ان میں سے کسی "سمجھدار" کو یہ بھی سوجھی کہ بظاہر تو یہ بات غلط لگتی ہے کیونکہ کسی چھوٹے سے فلیٹ یا مکان میں حج کیسے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے دیکھا کہ المقطم نامی علاقے میں ایک پہاڑ بھی ہے لہٰذا اس نے یہ بیان بھی دے دیا کہ ہو نہ ہو یہ حج اس پہاڑ پر کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو یہ ویب سائٹ جس پر مذکورہ بالا بے پرکی خبر ابھی تک موجود ہے۔

http://www.ahl-alquran.com/
arabic/show_news.php?main_id=10767

الغرض یہ بات اتنی مشہور ہوئی کہ عدالت میں بھی ہمارے احمدی اسیران سے پوچھی گئی جس کے جواب میں ان میں سے بعض احمدیوں کے پاسپورٹ دکھا دیئے گئے جن پر حج اور عمرہ کے سفر کی مہریں ثبت تھیں۔ جن سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ احباب حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے مکّہ مکرمہ گئے تھے۔ جس کے بعد کسی سوال کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

اس کے علاوہ باقی الزامات ایسے ہیں جن کے ذکر سے قارئین کرام خود سمجھ جائیں گے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔

مثلاً یہ کہ جماعت احمدیہ قتل مرتد کی قائل نہیں ہے۔ حالانکہ یہی وہ طرز فکر ہے جس نے آج امن وسلامتی کے سب سے زیادہ پرچار کرنے والے دین اسلام پر دہشت گردی اور قتل وتشدد کے داغ لگائے ہیں۔ ایسا اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں لے کر آئے تھے یہ مولوی کا اسلام ہے جسے ہر منصف مزاج اور حقیقت پسند انکار کرے گا۔

اسی طرح یہ الزام کہ یہ قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ کے قائل نہیں ہیں۔ گویا ہم پہ الزام ہے کہ ہم قرآن کریم کو ہر قسم کے شک وشبہ اور ریب سے منزہ سمجھتے ہیں!! یہ تو ایسی خصلت ہے جس سے ہر مسلمان کو آراستہ ہونا چاہئے۔ جب آپ اپنی الہامی کتاب میں ہی شک اور باطل (منسوخ) کا اقرار کر لیں گے تو اسکی سچائی اور تمام ادیان پر فوقیت کو کیسے ثابت کریں گے؟ جبکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس میں نہ اس کے آگے سے نہ پیچھے سے باطل آ سکتا ہے۔

ایک یہ بھی اعتراض تھا کہ یہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اس کا اتنا جواب ہی کافی ہے کہ اب بفضل خدا بڑے بڑے علماءِ عرب اس کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہی حقیقت پر مبنی عقیدہ ہے۔ بلکہ یہی وہ اسلحہ ہے جس کے ساتھ کسر صلیب کا عظیم کام ہوگا۔ اسکے بغیر عیسائیوں کے حملے کا جواب دینا ناممکن ہے۔ یعنی آج دفاع اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہونا ناگزیر ہو گیا ہے۔

علاوہ ازیں اور بھی ایسی باتیں اور اعتراضات اور الزامات ہیں جن میں سے بعض کا جواب انسانی حقوق کی تنظیم سے منسلک ہمارے اسیران مصر کے وکیل عادل رمضان صاحب نے ایک انٹرویو میں دیا ہے۔ جو اس ویب سائٹ پر موجود ہے:

http://www.kolalwatan.net/
reports_dialogues/3749.html

(باقی آئندہ)

"اعلان بابت تاریخ احمدیت"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر "تاریخ احمدیت" کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امرائے کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام یا صحابہ کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خود نوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں۔

2۔ تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال اور نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔

3۔ تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کر دی جائے گی۔

4۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتیں اپنے رسائل وجرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح نئی مطبوعات کی ایک کاپی بھی بھجوائی جائے تا کہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جا سکے۔

5۔ احمدیت کے لئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔ نیز اسیران راہ مولیٰ کے حالات وواقعات بھی بھجوائے جائیں۔

6۔ کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔

7۔ معاندین احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔ نیز احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

"شعبہ تاریخ احمدیت" صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (چناب نگر) ضلع چنیوٹ پاکستان
Ph + Fax: ++92.47.6211902
tarekh.ahmd@yahoo.com; tarekh.ahmd@gmail.com; tarekh.ahmd@hotmail.com

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین کی پاک روحانی تبدیلیوں کے روح پرور واقعات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور اس میں سب سے اہم اور بڑی چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مسلمانوں کو جمع کرنے اور ایک کرنے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کو ایسے نظارے دکھاتا ہے جن سے مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بیشمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2؍ستمبر 2011ء بمطابق 2؍تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سلسلہ بیعت میں آنے والوں کو جو نصائح فرمائیں ان میں بنیادی اور اہم نصیحت یہی ہے کہ بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ اپنے خدا سے تعلق جوڑو، اپنے اخلاق کے معیار اعلیٰ کرنے کی کوشش کرو۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''وہ جو اس سلسلے میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 220 مطبوعہ ربوہ)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے زمانہ کے امام کو مانا ہے یا مان رہے ہیں وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ یہ پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں اور قائم رہیں۔ ایک انقلاب ہے جو اُن لوگوں میں پیدا ہوا ہے اور ہو رہا ہے جنہوں نے بیعت کی حقیقت کو سمجھا۔ مَیں اس وقت اُن لوگوں کے چند واقعات پیش کروں گا جو اپنے اندر بیعت کے بعد ایک انقلاب پیدا کرنے والے بنے ہیں۔ دنیا کی مختلف قوموں، مختلف نسلوں کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے میں ترقی کی ہے۔ نیکیوں کے بجا لانے اور اعلیٰ اخلاق میں ترقی کی ہے۔ اپنے نفس کی خواہشات کو مارنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند رہنے میں ترقی کی ہے۔ اپنی روحانیت کے بڑھانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کا خوف اور محبت دنیا کے خوفوں اور محبتوں پر حاوی ہے۔ یہ واقعات مَیں نے جلسہ کے دوسرے دن کی (جو رپورٹ پیش کی جاتی ہے اُس) رپورٹ میں سے لئے ہیں۔ یہ واقعات ہیں جو وقت کی کمی کی وجہ سے اُس وقت بیان نہیں ہوئے تھے اور عنوان بھی بیان نہیں ہوا تھا۔ عنوان یہ ہے کہ ''احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی''، تو جیسا کہ مَیں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ بعد میں بیان کروں گا تو آج مَیں یہ بیان کروں گا۔ یہ بڑا اہم عنوان ہے جو پرانے احمدیوں کو بھی ایمان میں بڑھانے اور اصلاح کا باعث بن جاتا ہے اور نئے بھی جب یہ سنتے ہیں تو مزید ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی لکھتے ہیں کہ جو لوگ احمدی ہو رہے ہیں اُن میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''عثمان صاحب جو جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے موقع پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے، بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے سے پہلے مَیں کبھی کبھار نماز پڑھتا تھا لیکن بیعت کے دن سے ہی نہ صرف پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں بلکہ اکثر تہجد ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے''۔

خدا کرے کہ ان نومبائعین جن کے اکثر یہ واقعات ہیں اور لکھتے بھی رہتے ہیں ان کا بھی یہ سلسلہ مستقل مزاجی سے چلتا رہے اور جو پرانے احمدی ہیں ہم میں سے جو بعض دفعہ نمازوں میں سستیاں دکھا جاتے ہیں، اُن کو بھی احساس پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو بہت اہم ذمہ واریاں ہیں جس کے بغیر ہمارا بیعت کرنا صرف نام کا بیعت کرنا ہے اور سب سے بڑی اور اہم چیز جو ہے وہ نمازوں کی ادائیگی ہے، اس کی طرف توجہ ہے اور اس کے بعد پھر نوافل کی ادائیگی ہے۔ پس ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ نئے آنے والے کس طرح اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر ہمارے ایک مبلغ ہیں طارق محمود صاحب اپر ایسٹ ریجن گھانا کے، وہ لکھتے ہیں کہ:

گزشتہ دنوں گمباگا کے مقام پر نو احمدیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر ایک نو احمدی امام نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم لوگ مسلمان تھے۔ (یہ گھانا کا نارتھ کا علاقہ ہے، اکثریت اُن میں مسلمانوں کی ہے اور وہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہو رہی ہیں۔ پھر اُس زمانے میں جب احمدیت گھانا میں پھیلی ہے تو سمندر کے ساتھ ساتھ کے علاقے میں پھیلی، ساؤتھ کے علاقے میں پھیلی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ عیسائیت سے احمدیت میں شامل ہوئے اور بڑی تیزی سے جماعت نے اُس علاقے میں ترقی کی۔ اور جو مسلمانوں کا علاقہ تھا وہاں مخالفت بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی سوائے چند ایک کے یا ایک جماعت قائم ہوئی جو وا (wa) کی جماعت تھی جہاں آج سے پچاس ساٹھ ستر سال پہلے، بلکہ شروع میں ہی کہنا چاہئے جب احمدیت وہاں گئی ہے تو احمدیت کا پودا لگا اور پھر جماعت بڑھتی گئی لیکن باقی علاقہ میں نارتھ میں مسلمان ہونے کی وجہ سے شدید مخالفت رہی ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند سالوں سے نارتھ میں بھی بڑی تیزی سے احمدیت کا نفوذ ہو رہا ہے)۔ تو لکھتے ہیں کہ ہمارے جو نو احمدی امام تھے (جو اُن کے ماننے والے ہیں وہ بھی اللہ کے فضل سے اُن کے سمیت جماعت میں شامل ہو رہے ہیں) کہ ہم لوگ مسلمان تھے مگر اسلام کی حقیقی تعلیم سے بے خبر تھے۔ احمدیت نے ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کروایا۔ وہ امام صاحب کہتے ہیں کہ مَیں پہلے لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیا کرتا تھا مگر احمدیت کی برکت سے یہ کام چھوڑ دیا ہے اور اب اسے غیر اسلامی سمجھتا ہوں۔ یہ جو تعویذ گنڈے کا کاروبار ہے یہ مسلمانوں میں عام رواج ہے۔ یہ دنیا میں ہر جگہ ہے۔ صرف ہندوستان پاکستان میں ہی نہیں ہے بلکہ عربوں میں بھی ہے اور دوسرے لوگوں میں بھی ہے۔ یہ بدعات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر دور فرمایا اور فرمایا کہ جو اصل اور حقیقی اسلامی تعلیم ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو، براہِ راست تعلق پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرو۔ اس پر تمہیں عمل کرنا چاہئے۔

پھر لوکوسا ریجن کے ایک گاؤں کے صدر جماعت سوسوگاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ پہلے مجھے بہت جلد غصہ آ جاتا تھا اور اس حالت میں بیوی اور بچوں کو مارنا شروع کر دیتا تھا اور گالی گلوچ میرا معمول تھا۔ جب سے میں نے بیعت کی ہے نمازوں کی طرف توجہ ہو گئی ہے اور مَیں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ میں صبر اور برداشت پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

تو یہ افریقہ کے دور دراز علاقے کے نئے احمدی ہونے والے کی پاک تبدیلی ہے جو اُس میں پیدا

ہوئی اور اُس کی وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا، نمازوں کی طرف توجہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجا لانے اور اُس پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جرمنی کے دورے میں جو میرا گزشتہ دورہ ہوا ہے، اُس میں ایک جرمن نوجوان احمدی ہوئے، اُس نے مجھے یہی بات کہی (مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں) کہ مَیں سخت قسم کا غصیلہ انسان تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر مجھے غصہ آ جاتا تھا لیکن احمدی ہونے کے بعد ایک ایسی تبدیلی پیدا ہوئی ہے مجھے لگتا ہے کہ احمدیت نے مجھے صبر اور تحمل اور برداشت سکھائی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہوا اور جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا تو اپنی طبیعت پر کنٹرول بھی پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوئی۔

پھر ایک اور نومبائع دوست نے کہا کہ ہم شراب پیتے تھے، سگریٹ نوشی کرتے تھے، احمدیت قبول کرنے سے ہم نے یہ دونوں چیزیں چھوڑ دی ہیں، بلکہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں، (وہ خود وہ لکھتے ہیں کہ اگر نمازیں باقاعدہ ہوں) تو ان فضول چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔

تو یہ تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ سے ان لوگوں نے قائم کیا کہ نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھا اور ان سب فضولیات سے، لغویات سے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے بنے۔ پس حقیقی نمازیں ہیں جو ان برائیوں سے چھڑانے والی ہو جاتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی، اس زمانہ میں بھی، بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بیشمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ قرآنِ کریم کا جو یہ اعلان ہے، یہ دعویٰ ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے، آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے اور اپنی سچائی کا اعلان کر رہی ہے۔ یہ اعلان کہ جو لوگ خالص ہو کر نمازیں پڑھتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں، یہ نمازیں یقیناً اُن کو برائیوں سے اور فحشاء سے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہیں۔ بلکہ قرآنِ کریم کا ہر دعویٰ ہر پیشگوئی جس طرح اس زمانے میں صحیح ثابت ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے لوگ ہیں اُن کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہیں وہ غیروں کو چاہے وہ مسلمان ہوں نظر نہیں آ سکتیں۔

پھر ایک نومبائع کے تبلیغ کے شوق کے بارہ میں امیر صاحب غانا تحریر کرتے ہیں کہ جب ہم تبلیغ کے لئے اَپر ایسٹ گئے تو بمباگو (Bimbaago) نامی جگہ پر ایک ٹیچر نے احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ اس کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ کچھ عرصے کے بعد بولگا (Bolga) (وہاں پر ایک شہر کا نام ہے، نارتھ میں بڑا شہر ہے)، بولگا میں خدام کا نیشنل اجتماع ہوا، (وہ جو ٹیچر تھا جس نے بیعت کی) اپنے ساتھ بیس اساتذہ کو لے کر اس اجتماع میں شامل ہوا اور سب لوگ پہلے ہی اُس کی تبلیغ سے احمدی ہو چکے تھے۔ تو دیکھیں کہ نہ صرف یہ کہ بیعت کی اور اپنی اصلاح کی بلکہ اُن لوگوں میں تبلیغ کا بھی ایک شوق ہے، ایک لگن ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں بڑھ رہی ہیں۔

پھر برکینا فاسو کے ریجن کوپیلا میں سانہ سلیمان ایک احمدی خادم اور اُن کے تین بھائی احمدیت کی آغوش میں ہیں، اِن کے والد جماعت کے شدید مخالف ہیں اور اکثر جماعت کی مخالفت میں اندھے ہو جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو گالیاں دیتے ہیں اور گھر سے نکال دیتے ہیں۔ وہاں برکینا فاسو میں ہماری جماعت کے کئی ریڈیو سٹیشن بھی چل رہے ہیں اور جو دوسرے ریڈیو سٹیشن ہیں اُن میں بھی جماعتی پروگرام کچھ گھنٹوں کے لئے نشر ہوتے ہیں۔ تو ایک روز ان کے (ان تین بچوں کے والد نے) ریڈیو لگایا تو اسلام کی تعلیم پر ایک خوبصورت درس جاری تھا۔ اس درس کو سننے کے بعد ان بچوں کے والد اتنے متأثر ہوئے کہ سب بچوں کو بلایا اور کہا کہ دیکھو تم جو کافروں کے ساتھ ملے ہوئے ہو، (یعنی احمدیوں کو کافر کہا) کہ باز آ جاؤ اور اس پروگرام کو سنو جو ریڈیو پر آ رہا ہے۔ کتنا خوبصورت پروگرام ہے، یہ ہیں اصل اللہ والوں کے الفاظ۔ والد صاحب کہنے لگے کہ یہ اصل اللہ والوں کے الفاظ ہیں جو دل میں گھر کر جاتے ہیں، دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہ پیغام سنو، یہ اللہ والوں کا پیغام ہے تم کیوں احمدیوں کی طرف جھکے ہوئے ہو اور اُن کی باتیں سنتے ہو اور اُن سے متاثر ہو کر اُن میں شامل ہو گئے ہو۔ پھر اِن کے والد صاحب کہتے ہیں سنو یہ ہے اسلام۔ تو یہ والد صاحب اس بات کو بالکل نہیں جانتے تھے کہ یہ وقت جماعتی ریڈیو پر جماعتی پروگرام کا ہے۔

پروگرام گورنمنٹ کے ریڈیو پر آ رہا تھا۔ لیکن جب پروگرام کے آخر پر تعارفی نظم احمدیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد گونجی تو یہ سننا تھا کہ فوراً موصوف نے ریڈیو بند کر دیا۔ اس پر بچوں نے اُن کو کہا کہ ابا جان! واقعی آپ صحیح کہتے تھے یہی اصل اللہ والے لوگ ہیں جن کے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں اس لئے ہم آج پہلے سے بھی زیادہ احمدیت کے ساتھ مضبوط رشتے میں جڑ گئے ہیں۔ پس ان لوگوں کے لئے کوئی راستہ ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیروں اور تعلیم کے مطابق اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور وہ تفسیریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنِ کریم کی بیان کی ہیں، اُن کو سنیں۔ کیونکہ آج دنیا میں اس سے بہتر کوئی اور علم دے ہی نہیں سکتا۔

پھر ہمارے ایک مبلغ ہیں ارشد محمود صاحب قرغزستان سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت قرغزستان کے نیشنل صدر سلامت صاحب کے ذریعہ Jildiz Abdullaeva صاحبہ (جو بھی نام ہے اِن کا) نام کی ایک لڑکی نے بیعت کی۔ وہ لڑکی قرغزستان میں موجود امریکن بیس میں کام کرتی ہے۔ وہاں اُس کے ساتھ کام کرنے والے ایک امریکن عیسائی نوجوان نے لڑکی کے نیک چال چلن اور باحیاء ہونے کی وجہ سے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ لڑکی نے کہا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں اور اپنی جماعت سے پوچھ کر آپ کو کوئی جواب دوں گی۔ چنانچہ وہ مشن ہاؤس آئی اُسے بتایا گیا کہ ایک مسلمان لڑکی غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتی۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ اس غیرت مند اور نیک فطرت نومبائع بچی نے غیر مسلم امریکن کی شادی سے انکار کر دیا۔ اُس کی پیشکش ٹھکرا دی۔ اس عیسائی نوجوان نے جو اُس کا بڑا گرویدہ ہوا ہوا تھا، کہا کہ اگر مَیں اسلام قبول کر لوں تو کیا پھر ہم شادی کر سکتے ہیں؟ تو لڑکی نے جواب میں کہا کہ اگر اسلام قبول کرنا ہے تو سچا دین سمجھ کر قبول کرو۔ شادی کی خاطر قبول کرنا جو ہے یہ مجھے منظور نہیں ہے، یعنی اگر تم اس لئے قبول کر رہے ہو تو تب مَیں شادی نہیں کروں گی۔ ایک غریب ملک ہونے کی وجہ سے کرغزستان کی لڑکیاں غیر ملکیوں سے شادی کو ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن اس بچی نے احمدی ہونے کی وجہ سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس کیتھولک عیسائی نوجوان نے مسلسل چھ ماہ تک تحقیقات کرنے اور جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد یکم جولائی 2011ء کو اسلام قبول کر کے، بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ اس تحقیق کے سفر کے دوران (جب تحقیق کر رہا تھا یہ نوجوان) اس نوجوان نے احمدیت مخالف ویب سائٹس کو بھی دیکھا، وہاں جا کر بھی مطالعہ کیا۔ اور آخر کار احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر ہی اس کا دل مطمئن ہوا اور اُس کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ پس یہ پاک تبدیلی ہے اور یہی استقامت ہے جس کے لئے دعا کی جاتی ہے، دعا کی جانی چاہئے۔ یہ لڑکی جو ہے نئی احمدی ہوئی، غربت بھی تھی، اچھا رشتہ مل رہا تھا اُس کے لحاظ سے، دنیا داری کے لحاظ سے، لیکن اُس نے دین کی خاطر ٹھکرا دیا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے بھی لمحہ فکر یہ ہے کہ جب بعض بچیاں جو ایسے غیروں میں شادی کو پسند کرتی ہیں جو صرف شادی کی خاطر بیعت کر کے سلسلے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ جب تک بیعت میں ایک سال نہ گزر جائے اور لڑکے کا اخلاص نہ دیکھ لیا جائے ہماری لڑکیوں کو عموماً نئے نومبائعین سے شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ کہیں شادی کی خاطر تو بیعت نہیں کی؟

بعض کمزور ایمان والوں کو، کم علم کو (پہلے بھی جس کا مَیں گزشتہ دنوں میں دو دفعہ ذکر کر چکا ہوں)۔ بعض ویب سائٹس نے وسوسوں میں ڈالا ہوا ہے۔ گو متأثر ہونے والے ایسے چند ایک لوگ ہیں لیکن لوگوں کے دلوں میں بہر حال وسوسے پیدا ہوتے ہیں، بے چینی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ امریکن نوجوان جو عیسائی تھا اس نے مخالف ویب سائٹس بھی دیکھیں پھر جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور موازنہ کیا، پھر دعا کی اور اس کے بعد اُس کے حقیقت سامنے آئی اور اُس نے احمدیت کے ذریعے سے اسلام قبول کر لیا۔ تو ہمارے نوجوانوں کو، بچوں کو خاص طور پر جو نئے نئے ابھی ٹین ایج (Teenage) میں ہوتے ہیں بعض دفعہ لوگ انہیں بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو دوستیوں کی وجہ سے اُن کو بھڑکایا جاتا ہے، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے اور پھر دنیاوی لحاظ سے بھی کسی کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعلیم دلائل سے بھری ہوئی ہے کیونکہ یہ حقیقی اسلام کی تعلیم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بھی اپنے دعوے کی سچائی کو ثابت کیا ہے کسی بھی پہلو سے ثابت کیا ہے وہاں دلیل سے ثابت کیا ہے، اس لئے کوئی کمپلیکس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے تو ہمیں دینی علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح انصر عباس بھٹی صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ آلاڈا (Alada) ریجن کے گاؤں لوکولی (Lokoli) میں جلسہ نومبائعین رکھا اور اس میں دورانِ تقریر لوگوں کو ایک مسلمان کی ذمہ داریاں بتانی شروع کیں۔ جلسے کی اختتامی تقریب کے بعد ایک غیر احمدی مولوی وہاں آیا اور لوگوں کو بہکانے اور پھسلانے کی کوشش کی کہ اگر تم نے ان لوگوں کو مان لیا ہے، یہ جو لوگ احمدی ہیں تم سب نے آگ میں چلے جانا ہے۔ یہ سب لوگ جہنمی ہو جائیں گے۔ فوراً توبہ کا اعلان کرو اُس نے کہا کہ تمام ائمہ مسلمہ ان کو جہنمی قرار دیتے ہیں (مسلمان علماء جو ہیں، پڑھے لکھے لوگ جو ہیں، امام جو ہیں، اور مسلمانوں کے جو لیڈر ہیں، وہ احمدیوں کو جہنمی قرار دیتے ہیں) تو تم کس جہنم میں گرنے لگے ہو؟ یا گر گئے ہو۔ تم لوگ سب ان لوگوں کے ساتھ جہنمی ہو جاؤ گے۔ پھر کہنے لگا کہ پاکستان کے مسلمان ان کو پسند نہیں کرتے، وہاں بھی ان کو غیر مسلم قرار

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

دیا گیا ہے۔اس پر ہمارے معلم صاحب نے سارے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولوی صاحب ہمارے مہمان ہیں۔ہم ان کی عزت کرتے ہوئے ان سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں کیا خدا کے پاک کلام قرآن کریم سے یہ ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا قرآنِ کریم اس کی تصدیق کرتا ہے۔قرآن کو بنیاد بنا کر ہم بات کرتے ہیں۔ اگر قرآن ان کا ساتھ دیتا ہے تو ہم سب ان کی بات مان لیں گے۔ ہاں اگر قرآن ہمارے ساتھ رہتا ہے تو پھر ہم قرآن کو نہیں چھوڑ سکتے۔تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ مولوی صاحب جھٹ بولے، کہنے لگے کہ قرآن کو کیوں لیں۔ بینن کے تمام ائمہ آپ کو غلط کہتے ہیں تو ہمیں قرآن کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ غلط ہیں بس کافی ہیں غلط ہیں کوئی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ لوگ جہنمی ہیں (دیکھیں خود ہی فیصلہ کر دیا۔ گویا خدا بن بیٹھے ہیں)۔اس کو دیکھ کر ہمارے نومبائعین جو تھے وہ جوش میں آ گئے۔ وہاں اکثریت نومبائعین کی تھی کہ اگر تمہیں قرآن کی ضرورت نہیں ہے تو ہمیں تمہاری بھی ضرورت نہیں ہے اور یہاں سے نکل جاؤ اور اُسے مسجد سے نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔ ہمارے معلم صاحب نے بڑا اُن کو سمجھایا کہ یہ ہماری جگہ پر آئے ہیں ذرا تحمل سے، ذرا برداشت سے کام لو، اخلاق سے کام لو، یہ طریق اچھا نہیں ہے لیکن لوگوں میں اس بات کو سُن کر اتنا جوش پیدا ہوا کہ اُنہوں نے اُس مولوی کو مسجد سے نکال دیا۔

تو یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہی ملاؤں اور نام نہاد علماء کا طریق چلا آ رہا ہے۔ پرانے واقعات بھی کئی ایسے ملتے ہیں کہ جب احمدی قرآن کے ذریعہ سے کوئی دلیل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آیات کے ذریعہ سے، تو ہمیشہ یہ لوگ حدیث اور دوسری باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ حدیثیں جن کی اپنی مرضی سے interpretation کرتے ہیں یا دوسرے علماء کی باتیں۔ ایک صحابی کا پرانا واقعہ بھی اس طرح ہی ملتا ہے کہ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو ایک بڑے عالم کو انہوں نے کہا کہ مَیں نے احمدی مولوی صاحب کو اس بات پر منا لیا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے وفاتِ مسیح ثابت کر دیں۔ وہ عالم صاحب کہنے لگے کہ میں ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر قرآن سے باہر لا رہا ہوں، دوسری طرف لے کر جا رہا ہوں، تم اُنہیں پھر اُسی طرف لے آئے ہو، قرآنِ کریم سے تو ہم حیاتِ مسیح ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ تو یہ تو ان کے پرانے طریقے کار ہیں۔

(ماخوذ از تذکرۃ المہدی مولفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ 155 تا 158 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 1915)

انصر عباس صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ آجاجی ذنبومے (Ndjadji Zimbomy) میں 12/جولائی 2011ء نمازِ مغرب کے بعد تبلیغی پروگرام شروع ہوا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپ کے ذریعے سے اسلام کی ترقی بتائی گئی تو گاؤں والوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں، وہیں جانا چاہتے ہیں جہاں اسلام کی ترقی ہو رہی ہے۔ جن کے ذریعہ سے اسلام کی ترقی ہو رہی ہے، چنانچہ اُس مجلس میں 167 افراد نے بیعت کی توفیق پائی۔ تو واپس جانے سے قبل ہمارے مربی صاحب نے، معلم نے کہا کہ ہم پرسوں آئیں گے کیونکہ پرسوں جمعہ کا دن ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھیں گے۔ یہ لوگ جنہوں نے بیعت کی یہ لوگ پہلے مسلمان تھے اور ان کی حالت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا لیں کہ جب ہم نے کہا کہ پرسوں آئیں گے اور جمعہ پڑھیں گے، تو اس بات پر گاؤں والوں نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ جمعہ کیا ہوتا ہے؟ ہم نے تو کبھی جمعہ نہیں دیکھا، نہ کبھی پڑھا ہے، پندرہ سال سے ہم مسلمان ہیں، آج تک کسی مولوی نے ہمارے کسی بڑے مذہبی لیڈر نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ جمعہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ والے دن وہاں جا کر جمعہ پڑھایا گیا۔ پھر ان لوگوں کا ریفریشر کورس بھی کیا۔ اُنہیں سمجھایا گیا کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے، جمعہ کیا ہے؟ نماز کیا ہے؟ عیدین کیا ہیں؟ باقی کیا عبادتیں ہیں، قرآنِ کریم کی کیا تعلیم ہے؟ بلکہ یہ لکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ والے گاؤں میں بھی لوگ احمدی ہوئے تھے، اُنہیں بھی یہاں جمعہ پڑھنے کا کہا گیا کہ اگلی دفعہ یہاں جمعہ آ کر پڑھیں تو یہ جواب ملا کہ ہمارے سالہا سال سے ان گاؤں والوں سے اختلافات چل رہے ہیں۔ (پہلے گاؤں میں جہاں 167 آدمی بیعت کر کے شامل ہوئے، اُن سے ہمارے اختلافات چل رہے ہیں) نہ ہم کبھی وہاں گئے ہیں اور نہ ہی یہاں اُن کا آنا ہم پسند کرتے ہیں۔ دونوں گاؤں کے بڑے پرانے اختلافات تھے۔ پھر دونوں گاؤں والوں کو جو احمدی ہوئے تھے الگ الگ کر کر سمجھایا گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں، احمدی ہونے سے ہمارے اختلافات ختم ہو گئے ہیں، آج ہم دوبارہ ایک ہو گئے ہیں اور ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک کو جمع کرنے آئے ہیں، اکٹھا کرنے آئے ہیں، ایک بنانے کے لئے آئے تھے تا کہ ہم مسلمان ایک ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے آگے بڑھیں اور اس لئے بہر حال ہمیں اکٹھا ہونا چاہئے اور مل کے جمعہ پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ دونوں پہ اس کا اثر ہوا اور جو مدتوں کے بچھڑے ہوئے تھے آپس میں لڑائیاں تھیں ہو سکتا ہے قبائلی لڑائیاں ہوں جمعہ کے ذریعہ پھر مل گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ سے یوم الجمعہ کا مضمون بھی ایک نئے طریقے سے پورا ہوا۔ پندرہ سال کے بعد ان لوگوں نے جمعہ پڑھا اور پھر اس جمعہ کی برکت سے دونوں گاؤں کے آپس کی رنجشیں بھی ختم ہو گئیں۔

بس جب یہ باتیں ہوتی ہیں تو پھر صرف رنجشیں ختم نہیں ہوتیں، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا ایک مضمون شروع ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر رحم کے جذبات اُبھرتے ہیں، قربانی کے جذبات اُبھرتے ہیں اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور یہی وہ پاک تبدیلیاں ہیں جن کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔

پھر امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی تحریر کرتے ہیں کہ محمد مرسلین صاحب 2008ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کے تین دن بعد خواب میں دیکھا کہ آپ کسی پروگرام میں گئے ہیں اور وہاں ایک پرانی سی عمارت کے ایک کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ اس کمرے میں دو لوگ اور بھی تھے جو اندھیرا ہونے کی وجہ سے پہچانے نہ جا سکے۔ یہ لکھتے ہیں امیر صاحب، کہ مرسلین صاحب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے ہیں اور جب یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ اور بھی ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھُو چھُو کر دیکھتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی چھت کی طرف اُٹھائی اور یوں لگا کہ پورا آسمان پھٹتا چلا گیا۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مجھے بہت خوبصورت اور دلکش نظارہ جس میں پھولوں کے باغات وغیرہ تھے نظر آنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انگلی گھمائی اور یہ نظارہ بند ہو گیا۔ آپ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں ممبئی جا رہا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ پنجاب کیوں نہیں جاتے؟ اس کے بعد کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ واقعہ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو جو اُن کے واقف تھے سنایا، اُنہوں نے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اس لئے ہم قادیان چلتے ہیں۔ تو قائد صاحب کے ساتھ یہ پہلی دفعہ قادیان گئے۔ وہاں دار المسیح کی زیارت کی، لکھتے ہیں کہ جب مَیں بیت الریاضت میں کیا گیا تو مَیں نے اُس کمرے کو ویسا ہی پایا جیسا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس سے میرے ایمان کو بہت تقویت ملی اور دل کو بہت سکون ملا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت میں بھی شامل ہوئے اور ایمان میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔

ان نئے شامل ہونے والوں کو ایمان میں ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ اس کے چند واقعے پیش کرتا ہوں جو ان دور دراز رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ازدیادِ ایمان کا باعث بنے ہیں اور ہمارے لئے بھی یقیناً بنیں گے۔

امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ سیے تینگا (Seytenga) کے رہائشی اور ڈوری ریجن کے ریجنل زعیم انصار اللہ الحاج بُنتی (Bunty) چند ماہ قبل شدید بیمار ہو گئے اور جب اُنہیں ہسپتال لایا گیا تو مقامی ڈاکٹر نے ان کے گھر والوں کو بلا لیا اور کہا کہ اس مریض کا علاج بے سود ہے، یہ اب چند لمحوں کا مہمان ہے، اس لئے اُسے گھر لے جاؤ۔ اس پر ان کو واگاڈوگو (شہر کا نام ہے) جو وہاں کا کیپیٹل (Capital) ہے وہاں لایا گیا۔ یہاں کے سرکاری ہسپتال میں بھیجا گیا تو وہاں بھی ڈاکٹر نے علاج کرنے سے انکار کر دیا کہ مریض بس چند گھنٹوں کا مہمان ہے جس سے سب گھر والے مایوس ہو گئے۔ اس پر امیر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ ڈاکٹر صرف ظاہری کیفیت پر نظر رکھتے ہیں۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ بھی خلیفۂ وقت کو خط لکھیں اور اسی روز انہوں نے خط لکھا اور مجھے بھی یہاں بھجوایا۔ اور پھر خود بھی سارے ان دعاؤں میں لگ گئے۔ تو کہتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کے بعد اور دعاؤں میں شدت پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ صحت واپس آنا شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے الحاج بُنتی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو گئے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے کام کر رہے ہیں۔ سب میٹنگز میں شامل ہوتے ہیں اور انصار اللہ کا کام بڑی مستعدی سے کر رہے ہیں۔

اس کے بالمقابل ایک اور گاؤں چلّے (Challe) کے ایک رہائشی کا نام بھی الحاج پنتی ہی تھا۔ وہ جماعت کا شدید مخالف تھا اور ہر وقت جماعت کے خلاف لوگوں کو اُکساتا رہتا تھا لیکن صحت کے لحاظ سے بہت اچھا تھا اور کوئی بیماری نہ تھی۔ ایک روز گاؤں میں لوگ احمدیہ ریڈیو پر جاری تبلیغ سُن رہے تھے کہ ان صاحب کا وہاں سے گزر ہوا۔ بہت شدید غصے میں آ کر اس نے جماعت کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں ان کی تبلیغ نہ سنو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ان سے راضی نہیں تو نہ سہی مگر گالیاں تو نہ دیں، ان کی ہتک کرنا چھوڑ دیں۔ مگر اس نے کہا کہ وہ ایسا ہی کرتا رہے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ تو اُس رات مکمل صحت کی حالت میں وہ شخص سویا ہے تو اگلے دن اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ رات کو نا معلوم کس وقت اُس کو کسی قسم کی بیماری کا حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو وفات دے دی۔

پورتو نووو (Porto Novo) ریجن بینن کے معلم رائمی زکریا صاحب بتاتے ہیں کہ حفیصو صاحب نامی احمدی کا بچہ گم ہو گیا۔ اس پریشانی میں انہوں نے سارے علاقہ کی خاک چھان ماری۔ ریڈیو پر کئی دفعہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اعلانات بھی کرواتے رہے مگر بچہ نہ ملا۔ پریشانی اور بے بسی کی حالت میں اُن کا فون آیا کہ میرا نہیں خیال کہ بچہ ملے۔ معلم زکریا صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُنہیں کہا کہ مایوسی گناہ ہے۔ ہم تو ایسے امام کو ماننے والے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس نسخے کو آزما کر دیکھو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ تم بھی دعا کرو مَیں بھی دعا کرتا ہوں، ہم سب مل کے دعا کرتے ہیں تو بچے کے والد حفیصو صاحب کہتے ہیں کہ مَیں سجدے میں پڑ گیا، معلم صاحب کی یہ بات سننے کے بعد اور واسطے دینے لگ گیا کہ اے اللہ! اس علاقہ میں باقی تو کسی نے تیرے امام کو قبول نہیں کیا صرف میں ہی ہوں اکیلا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ہے اور تیرا امام ضرور سچا ہے۔ مَیں تجھے اس کی سچائی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے میرا بچہ دے دے۔ کہتے ہیں کہ مَیں کافی دیر دعا میں روتا رہا اور اپنے ربّ سے بچے کی واپسی کی دعا کرتا رہا۔ دعا ختم کرنے کے بعد مَیں اُس راستے سے گھر لوٹ رہا تھا کہ جہاں سے بچہ گم ہوا تھا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اچانک جنگل سے میرا بیٹا مجھے نظر آ گیا۔ تو کہتے ہیں کہ میرے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا زندہ معجزہ تھا جو خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا۔

پھر امیر صاحب نائیجر بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک دوست محمد ثالث بینک میں ملازم ہیں۔ احمدیہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ (مسلمان تھے، نماز پڑھنے آتے تھے،، ابھی تک بیعت نہیں کی تھی)۔ ایک روز انہوں نے بیعت کر لی۔ اُن کے بینک کے افسران اور ساتھی اُنہیں تنگ کرنے لگ گئے کہ جماعت نے اُنہیں کوئی پیسے دیئے ہیں جس کی وجہ سے وہ احمدی ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہیں اس بات کا بڑا دُکھ ہوا کہ یہ لوگ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں پیسے لے کر احمدی ہوا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس رات مَیں نے جماعت کی سچائی کے حوالے سے بہت دعا کی کہ اے اللہ! تُو خود میری رہنمائی فرما۔ بظاہر تو یہ جماعت اسلام کی خدمت میں سب سے آگے ہے مگر اندر کی بات تو مجھے سمجھا دے۔ مَیں تو ظاہری بات کو دیکھ کر بات کر رہا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا اجتماع ہے، جہاں تک نظر جاتی ہے لوگ ہی لوگ نظر آ رہے ہیں اور سب سے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سٹیج پر اُنہوں نے مجھے دیکھا (لکھ رہے ہیں، اپنے امیر صاحب کو) خلیفہ المسیح الخامس کو دیکھا، سٹیج پر میں کھڑا ہوں اور کہتے ہیں آپ نے بھی سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں اور اونچی آواز میں آپ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دہرا رہے ہیں اور لوگ بھی آپ کے ساتھ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دہرا رہے ہیں اور ایک عجیب سرور کی سی کیفیت ہے۔ محمد صالح صاحب کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور میری زبان پر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جاری تھا۔ اس پر یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑھ گئی کہ اس دور میں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اس خواب کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دلائی کہ میرا جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ درست ہے لہٰذا اب مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں ایمان میں مزید پختہ ہو گیا ہوں۔

تو یہ تھے چند واقعات جو مَیں نے بیان کئے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اُن کو بعض نظارے ایسے دکھاتا ہے جن سے مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا؟ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اُٹھا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جنہیں سچی خوابیں آتی ہیں۔ بعضوں کو الہام ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچے تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے۔ اور اُن کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعۃ:4) کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا‘‘۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 306-307)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان و ایقان میں ترقی و مضبوطی پیدا فرمائے۔ ہمارا خالص تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بڑھتا چلا جائے اور کبھی ہمارے ایمان میں لغزش نہ آئے۔

آج جمعہ کے بعد ایک جنازہ حاضر میں پڑھاؤں گا جس کی تدفین آج ہی ہونی تھی اس لئے جمعہ کے بعد پڑھانا ضروری ہے۔ یہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان دین صاحب مرحوم کا جنازہ ہے۔ اس کا شاید پہلے اعلان بھی ہو چکا ہے 27؍اگست کی صبح وفات پائی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم بابو قاسم دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھتیجی اور بابو عزیز دین صاحب کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعہ کے بعد ان کا جنازہ ہوگا انشاء اللہ۔

جماعت احمدیہ باندوندو (Bandundua) کونگو کنشاسا کے

پانچویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(طاہر منیر بھٹی مبلغ سلسلہ باندوندو کونگو۔ کنشاسا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ صوبہ باندوندو کو اپنا پانچواں دو روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 29 اور 30 اپریل 2011ء کو صوبائی دارالحکومت Bandundu میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ باندوندو شہر دارالحکومت کنشاسا سے چارصد کلومیٹر دور شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس شہر میں 2005ء میں باقاعدہ جماعت کا آغاز ہوا تھا۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دور دراز علاقوں کے مہمانوں کی آمد جلسہ سے چار روز قبل شروع ہو گئی تھی جبکہ کنشاسا سے مرکزی وفد جلسہ سے ایک روز قبل باندوندو پہنچا۔

جلسہ کے انعقاد کے لئے اعلانات مقامی ریڈیوز کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے اس طرح جلسہ کے انعقاد کی خبر دور تک پہنچی۔ اسی طرح ٹیلی فون پر اور زبانی اطلاع بھی بھجوائی گئی۔

جلسہ کے لئے ایک ہال کرائے پر لیا گیا تھا لیکن جلسہ سے دو روز قبل شہر میں ہنگامہ ہونے کی وجہ سے جلسہ مسجد نور کے احاطے میں منعقد کرنے کا پروگرام بنا۔ جلسہ والے دن صبح جلسہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب کونگو نے جلسہ کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور منتظمین اور کارکنان کو ہدایات دیں۔

جلسے کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد دروس قرآن وحدیث اور ملفوظات ہوئے۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز بعد سہ پہر تین بجے مکرم امیر صاحب کونگو کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام مع فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ، امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کونگو نے اپنی افتتاحی تقریر میں قیام نماز کی طرف توجہ دلائی اس طرح جلسہ کی اغراض بیان کرتے ہوئے جلسہ کے مقاصد سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی یاددہانی کرائی اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد **نماز کی اہمیت، انفاق فی سبیل اللہ اور حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ** کے عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر حضرت مسیح موعود کی آنحضرتؐ کے متعلق عاشقانہ تحریرات پڑھ کر سنائی گئیں۔ اس طرح پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ احباب نے دلچسپی سے اس مجلس میں حصہ لیا۔ مکرم امیر صاحب اور نائب امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

جلسہ کا دوسرا روز

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد دروس قرآن وحدیث ہوئے۔

صبح ساڑھے دس بجے جلسے کے دوسرے سیشن کا آغاز زیر صدارت مکرم نائب امیر اول کونگو تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں نظم پیش کی گئی۔ اس سیشن میں **قرآن مجید کے فضائل، حضرت مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئیاں اور اطاعت خلافت** کے موضوع پر تقاریر ہوئیں

اس سال ایک نیا پروگرام بھی شامل جلسہ تھا یعنی نو مبائعین کے تأثرات۔ چنانچہ پانچ احباب نے سٹیج پر آ کر اپنے عمدہ تاثرات کا اظہار کیا اور بتایا کہ جماعت میں داخل ہونے کے بعد ہی انہیں اسلام کا حقیقی علم اور عرفان حاصل ہوا ہے۔ اب حقیقتاً وہ اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس پروگرام کو لوگوں نے پسند کیا اور دلچسپی سے سنا۔ اس طرح سیشن کا اختتام ہوا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی سیشن کی کارروائی زیر صدارت مکرم امیر صاحب کونگو تلاوت قرآن حکیم سے ہوئی۔ بعد ازاں کورس کی صورت میں نظم پیش کی گئی۔ اس سیشن میں **آنحضرتؐ کا دشمنوں سے حسن سلوک اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اغراض و مقاصد** کے عنوان پر تقاریر ہوئیں۔

بہت لوگوں کی اطرف سے بار بار سوال ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی کیا شرائط ہیں یا جماعت میں داخلے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے اس لیے جلسہ کے پروگرام میں شرائط بیعت بھی شامل کی گئی تھیں۔ مکرم اسمٰعیل NGAKIMI صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔

اس سال غیر از جماعت مہمانوں میں صوبہ باندوندو کے گورنر کے نمائندہ، گورنمنٹ کے صوبائی عہدیدار، پادری حضرات، سول سوسائٹی کے عہدیدار، پروفیسرز، یونیورسٹی کے طلبہ اور دیگر معززین نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس بار خاص حالات کی وجہ سے سرکاری نمائندوں کی زیادہ شرکت کی توقع نہ تھی لیکن اللہ کے فضل سے ساٹھ سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

معزز مہمانوں میں سے، وقت کی مناسبت سے، بعض کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ جنہوں نے بہت اچھے طریق پر جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا اور بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ کی مکمل کارروائی نیشنل ٹی وی RTNC کی لوکل برانچ پر نشر کی گئی۔ اللہ کے فضل سے صوبہ بھر سے اکیس جماعتوں کی نمائندگی ہوگئی۔ مہمانوں سمیت جلسہ کی حاضری تین صد بیس افراد رہی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ میں شامل ہونے کے لئے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب دو سو ستر کلومیٹر کا سفر پیدل کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ بعض نے چار چار دن پیدل سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب وخواتین اور بچے شامل تھے۔ ان شاملین جلسہ کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار تو سب نے دیکھے اور محسوس کئے لیکن سفر کی تھاوٹ اور تکالیف کا ذکر نہیں سنا۔

جلسہ کے لئے نو مبائعین کے تاثرات

حمید صاحب از جماعت ککوت نے کہا کہ جماعت

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا ظہور حسین صاحب (مجاہد بخارا)

(فضل الرحمٰن ناصر۔ استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہم بہن بھائیوں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہم نے بچپن میں یسرنا القرآن اور قرآن کریم حضرت مولانا ظہور حسین صاحب سے پڑھا۔ ان کو ہم نے بہت قریب سے دیکھا، انہوں نے محبت سے ہمیں قرآن پڑھایا اور اپنی دعاؤں سے فیض یاب کیا۔ نو دس سال کی عمر میں ان کی شخصیت اور ان کی عظمت کا اس وقت اتنا احساس نہ تھا جتنا بعد میں ہوا۔ وہ ایک عجیب روحانی وجود تھے۔ باوجود پچیس تیس سال گزر جانے کے آج بھی جب ہم ان کو یاد کرتے ہیں تو سب سے نمایاں ان کی نمازوں کی کیفیت نظروں میں اس طرح آجاتی ہے کہ جیسے ہم آج بھی انہیں نماز پڑھتے دیکھ رہے ہیں۔ جب ہم نے ان کو دیکھا اس وقت چلنا ان کے لئے قریباً ناممکن تھا۔ بہت معمر ہونے اور معذوری کی وجہ سے چارپائی پر بیٹھ کر نہایت خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے اور عصر اور مغرب کی نماز کے لئے ان کی خواہش ہوتی کہ ان کے شاگردوں میں سے کوئی ان کو سہارا دے کر مسجد خلیل (محلّہ دار العلوم غربی) میں لے کر آئے۔ جب ان کو کندھوں پر سہارا دے کر مسجد میں لاتے تو ان کے پاؤں زمین پر قریباً گھسٹ رہے ہوتے۔ یہ نظارہ ایسا ہے کہ اس کو ان کے شاگرد کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

ہمارے اس محترم استاد کی دلکش یادوں میں سے ایک حسین اور دلکش یاد ان کا مطمئن اور مسکراتا ہوا چہرہ ہے۔ انہوں نے احمدیت کی خاطر روس کے یخ بستہ علاقوں میں جس طرح قربانیاں دیں۔ مصائب برداشت کئے۔ کئی کئی دن تک شدید موسموں میں رسیوں میں جکڑ کر رکھے گئے، خدا کی خاطر جھیلی جانے والی ان تکالیف کے نقش آخر عمر تک ان کے جسم پر دیکھے جاسکتے تھے۔ ان پرانے زخموں کی وجہ سے جسم درد بھی محسوس کرتا ہوگا مگر اس کے باجود ان کے چہرہ کی طمانیت ہمیشہ قائم رہتی۔ اور جب کوئی ملنے آجاتا چہرہ پر ایک دلکش مسکراہٹ ہوتی۔

لیٹے اور بیٹھے مسلسل دعاؤں میں مصروف رہتے اور اس کے ساتھ کبھی کبھار خاص لَے سے درثمین کے اشعار اردو اور فارسی کے ترنم سے پڑھتے۔ جس میں ایک عجیب درد محسوس ہوتا جو باوجود ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے آج تک یاد ہے۔

خاکسار کو قریباً دس سال کی عمر تک ان سے قرآن کریم ناظرہ اور پھر ایک پارہ اور کچھ رکوع ترجمہ پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس عمر میں ہم سے بعض اوقات بھول چوک بھی ہو جاتی۔ ایک دفعہ مجھے میری کسی غلطی کی وجہ سے انہوں نے ڈانٹا تو میرے آنسو نکل آئے۔ اس پر فوراً ان کا غصہ غائب ہوگیا اور بڑے پیار سے اپنے تکیہ کے نیچے سے بادام کی چند گریاں نکالیں اور مجھے دیں۔ لیکن میرے ہاتھ ان کو لینے کے لئے آگے نہ بڑھے۔ اس پر آپ بڑے پیار اور محبت اور شفقت سے بہت دیر تک نہایت مزیدار اور ایمان افروز واقعات سناتے رہے جو زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وہ واقعات تھے جب وہ ان کے درس میں شامل ہوتے رہے۔ ان کی دعاؤں کا اثر آج تک ہم سب بہن بھائی اپنی زندگیوں میں محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کی یادوں میں ایک بہت پیاری یاد ان کے گھر کا صاف ستھرا ماحول ہے۔ چلنے پھرنے سے معذوری کے باوجود ان کے بستر کی چادر، ان کا کمرہ، ان کا لباس باوجود سادگی کے نہایت صاف ستھرا ہوتا۔ اس میں ان کی اہلیہ اور بچوں کی خدمت کا بہت بڑا دخل تھا لیکن جس طرح بہت بڑھاپے میں بھی آپ کے کمرہ کی ہر چیز قرینہ سے لگی ہوئی اور صاف ستھری اور ماحول میں ایک خوشبو ہم محسوس کرتے وہ آپ کی طبیعت کی نفاست کا بے تکلف اظہار تھا۔ اس بڑھاپے کی عمر میں اور شدید بیماری میں بھی آپ کے کمرہ سے ہمیشہ ایک خاص قسم کی خوشبو آیا کرتی۔

یہ وہ چند یادیں ہیں جو ہم نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیں۔ لیکن ان کے لوح مزار پر کندہ یہ خراج تحسین جو ان کی روس سے واپسی پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کو پیش کیا ہمیشہ ایمان کو تازہ کرتا ہے اور خدمت دین کا جوش پیدا کرتا ہے۔ حضورؓ نے ان کے بارہ میں فرمایا۔

”انہوں نے یہ بتا دیا کہ خدا نے کیسے کام کرنے والے مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لمحہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں“۔

(الفضل 18 فروری 1958)

جن لوگوں نے بھی ان کو دیکھا تو واقعی ایسا ہی پایا کہ ان میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے بے پناہ غیرت تھی اور خلافت کے ساتھ والہانہ پیار اور عشق اور خاموشی کے ساتھ بغیر کسی نام و نمود کے خدا کی محبت میں محو بغیر تھکے جانفشانی سے خدمت کرتے چلے جانا ان کی زندگی کا خلاصہ ہے۔

حضرت مولوی صاحب کے بچوں میں محترم کریم ظفر ملک صاحب نے آپ کی سیرت و سوانح لکھ کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا۔ وہ ایسی سچی اور سادہ الفاظ میں لکھی ہوئی سوانح عمری ہے کہ جتنی بار مطالعہ کریں اس کی اثر انگیزی کم نہیں ہوتی بلکہ بار بار مطالعہ کو دل چاہتا ہے۔ یہ سوانح عمری ایمان کو تازہ کرتی اور خدمت دین کا جوش پیدا کرتی ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی زندگی ہر احمدی کے لئے عموماً اور مربیانِ سلسلہ کے لئے خاص طور پر وہ منزلیں اور وہ راستے متعین کرتی ہے جن پر چلنے سے آج دین اسلام کو زندہ ہونا ہے۔ آپ بلاشبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ سے پیدا ہونے والے ان جانثار لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں کیا۔

”سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے“۔

(فتح اسلام: روحانی خزائن جلد سوئم صفحہ 11)

حضرت مولوی صاحب بلاشبہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اسلام کے زندہ کرنے کے لئے محنت اور جانفشانی سے اپنے جگر خون کئے۔ اور اسلام کو زندہ کرنے کے لئے اپنے پر ہر موت کو خوشی سے قبول کرلیا۔ اس کا ثبوت وہ جماعتیں ہیں جن کی تخم ریزی حضرت مولوی صاحب نے بے پناہ قربانیوں سے روس جیسے ملک میں کردی۔ ان کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس طرح فرمایا:

مولوی ظہور حسین صاحب...... جب اکیلے روس میں داخل ہوئے تو...... وہاں آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کے بعد ایک لمبا دور آپ کو اذیتیں دینے کا شروع ہوا۔ اسی حالت میں جبکہ آپ قید تھے چونکہ آپ کو رشین زبان نہیں آتی تھی۔ کوئی ساتھیوں سے رابطہ نہیں تھا آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ظہور حسین! آپ جیل میں تبلیغ کیوں نہیں کرتے“۔ اس رؤیا سے خدائی منشاء سمجھ گئے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے روسی زبان سیکھنی شروع کردی۔ اور چونکہ کچھ مسلمان قیدی بھی تھے۔ اس لئے ان سے زبان بھی سیکھی اور ان کو تبلیغ بھی شروع کی۔ چنانچہ سب سے پہلا شخص جو روس میں احمدی ہوا ہے وہ جیل میں ہوا ہے اور اس طرح سنت یوسفی دہرائی گئی۔ مولوی صاحب کو نمازوں میں منہمک دیکھتے...... اس کا اور ان کی تلاوت کا ان کے ساتھیوں پر گہرا اثر ہوا۔ اور اسی کے نتیجے میں ان کو زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی۔ ...... روس میں وہ شخص جو سب سے پہلے احمدی...... ہوا ہے وہ عبداللہ خان تھا۔ یہ عبداللہ خان تاشقند کا رہنے والا تھا اور اپنے علاقے کا بہت بڑا بارسوخ انسان تھا۔ عبداللہ خان کے ذریعے پھر اور قیدیوں میں بھی احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور کئی اور قیدیوں نے ان کی معرفت پھر بیعتیں کیں۔

...... اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب کے ساتھ مرکز کا بھی رابطہ کچھ عرصہ کٹا رہا۔ پھر جب وہ واپس آئے تو اس وقت اتنی ہوش نہیں تھی کہ بتائیں کہاں کہاں احمدی ہیں اور ان سے کس طرح رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ رابطہ بالکل کٹ گیا اور رابطہ کٹنے کے باوجود مولوی ظہور حسین صاحب ہمیشہ اس بات پر مصر رہے اور اس بات کے قائل رہے کہ وہاں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکیں ہیں۔ اور جو قائم ہیں اور پھیل بھی رہی ہوں گی، لیکن ہمیں ان کی تفاصیل کا علم نہیں تھا۔ سب سے پہلے جو مجھے روس میں جماعت احمدیہ کے متعلق علم ہوا وہ ایک روسی انسائیکلو پیڈیا کے مطالعہ سے ہوا ...... جس میں جماعت احمدیہ کے اوپر ایک روسی سکالر نے مقالہ لکھا ہے اور اس مقالے میں احمدیت کے متعلق کئی قسم کی باتیں درج ہیں ...... روسی مقالہ نگار نے بڑی تحدی کے ساتھ یہ لکھا کہ روس میں بھی احمدیہ جماعتیں موجود ہیں۔ لیکن ان کا تعلق مرکز سے کٹ چکا ہے۔ (الفضل 8 مئی 1990)

خدا کرے ہم سب خلافت احمدیہ کی غلامی میں عاجزی انکساری کے ساتھ ان راہوں کو اپنانے والے بنیں اور اپنے بزرگوں کی یادیں اپنے عمل سے بھی زندہ کرنے والے ہوں۔ اور دنیا کے وہ علاقے جو روحانی لحاظ سے بنجر نظر آتے ہیں ان میں بھی محنت، جانفشانی اور دعاؤں سے زندگی بخش پودوں کی تخم ریزی کرسکیں (آمین)

۞۞۞۞۞۞

بقیہ: جلسہ سالانہ باندوندو
از صفحہ نمبر 8

ایک عمدہ تنظیم ہے اور اس تنظیم کی اصل خلافت ہے۔

ایک اور نومبائع جو چار سو کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے شامل جلسہ ہوئے تھے نے کہا حقیقی اسلام کی سمجھ آج آئی ہے ایک عرصے سے مسلمان تھے لیکن کسی نے اسلام کی تعلیم نہ دی۔ علی از جماعت نیوکی نے کہا احمدیت میری زندگی ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد میری زندگی میں بہت تبدیلی آئی ہے۔

ہارون KABOMBO صاحب جو چھ سو کلومیٹر بذریعہ کشتی اور پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے نے کہا کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ بغیر کسی دنیوی مقصد کے صرف خدا کی خاطر چھ سو کلومیٹر سفر کرلیں گے یہ ایک معجزہ ہے۔ جماعت کی محبت نے کھینچا ہے۔ پہلی بار کسی غیر ملکی کو اپنے ساتھ گھلتے ملتے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ان جلسوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

۞۞۞۞۞۞

لنگر خانہ مسیح موعودؑ کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

”اگر احمدی اپنے ایمان پر قائم رہے تو یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا۔ کیونکہ اس کی بنیاد خدا کے مسیح موعودؑ نے قائم کی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آجائے گی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ...... ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا، ایک انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمنی میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا۔ ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا۔ غرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا“۔

(سیر روحانی صفحہ 126)

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔اس خدمت میں مردوخواتین بچے، جوان اور بوڑھے سبھی مصروف عمل تھے۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور کے خطابات روح پرور تھے،صرف احمدیوں کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہیں۔ ہر کوئی ان خطابات سے نصیحت پکڑ سکتا ہے۔حضور انور کے آخری خطاب کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ مَیں نے اس خطاب کے نوٹس بھی لئے ہیں جنہیں وہ شائع بھی کریں گے اور اخبار میں مضامین لکھیں گے۔ موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ ڈیڑھ سال قبل وہ بیمار تھے اور انہوں نے حضور انور کو دعا کے لئے لکھا تھا اور وہ صحتیاب ہوگئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر ان کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ گھریلو عورت (House Wife) ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی وہ ذمہ داری ہے جو اسلام عورت پر عائد کرتا ہے کہ گھر، بچوں اور خاوند کا خیال رکھے اور اولاد کی تربیت کرے۔

آخر پر حضور انور نے ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئس لینڈ اور مالٹا کے وفد کو علیحدہ علیحدہ تصاویر بنوانے کا شرف بخشا۔

ملاقات کے بعد مالٹا کے مہمان Godfrey Magri صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ دو سال قبل بھی ہم حضور انور کو ملے تھے۔ہم تو عمر کے بڑھنے سے کمزور اور بوڑھے نظر آتے ہیں مگر حضور وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ مستعد اور مضبوط نظر آرہے تھے۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور نے ملاقات کے دوران آئس لینڈ سے آئے ہوئے دہریہ دوست پر خصوصی توجہ دی کیونکہ "He wanted to win him not for Ahmadiyya but for God"۔کہنے لگے کہ یہ نہایت اہم ہے کہ حضور لوگوں کو خدا کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کے دلوں میں خدا کی عزت اور محبت پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

آپ نے اس دہریہ دوست کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت دیئے اور بعض دوسرے عقائد کے متعلق سوال پر بالکل واضح اور تفصیلی جواب دیا اور الفاظ میں الجھایا نہیں۔ بلکہ نہایت ہی سادہ زبان میں اسلامی تعلیمات بیان کیں۔

موصوف نے بتایا کہ مَیں نے جلسہ سالانہ کے تمام خطابات سنے ہیں اور خصوصی طور پر حضور انور کے خطابات بڑی توجہ اور باقاعدگی سے سنے ہیں اور نوٹس بھی لئے ہیں۔ کہنے لگے کہ حضور کی تقاریر سنتے وقت، وقت کا احساس بھی نہیں ہوتا اور ڈیڑھ، دو گھنٹے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ کہنے لگے کہ جلسہ کے دوران مَیں نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ حضور کی تقریر کا ایک لفظ بھی miss نہ ہو اور ہر خطاب کا لفظ لفظ سن سکوں۔موصوف نے کہا کہ آپ کے خلیفہ بہت اچھے استاد ہیں اور ایک نہایت اچھے اور قابل استاد کی طرح پہلے ایک بات بیان کرتے ہیں۔ پھر اس پر سیر حاصل بحث فرماتے ہیں اور مختلف انداز اور پیراؤں میں اس مضمون کی وضاحت بھی فرماتے ہیں اور ایسی آسان زبان اور تفصیل سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں کہ وہ سامعین کے لئے نہایت آسان اور قابل فہم ہو جاتا ہے اور ہر شخص چھوٹا، بڑا اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔

پولینڈ سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں گیارہ بجے پولینڈ (Poland) سے آنے والے وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پولینڈ سے آٹھ افراد جلسہ میں شامل ہوئے جن میں سے سات پولش اور ایک عرب احمدی تھے، وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف پیش کیا۔

ایک خاتون نے بتایا کہ وہ عیسائیت سے احمدی ہوئی ہیں اور انجینئر بن رہی ہیں۔جلسہ پر دوسری مرتبہ آئی ہیں۔

ایک خاتون جو عرب احمدی وسیم الجابی صاحب کی اہلیہ ہیں نے بتایا کہ وہ گزشتہ پندرہ سال سے احمدی ہیں اور کئی جماعتی کتب اور لٹریچر کا ترجمہ کر چکی ہیں اور مزید بھی کر رہی ہیں۔ مارکیٹنگ میں ماسٹرز کی ڈگری کی ہوئی ہے۔ حضور نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ تو پیدائشی احمدی لگ رہی ہیں۔

ایک پولش نو احمدی دوست جان صاحب نے بتایا کہ وہ تاریخ اور فلسفہ کا علم رکھتے ہیں۔جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ روحانیت سے بھرپور تھا اور ان کے ایمان میں ترقی کا موجب تھا خصوصاً اس بات سے بہت متاثر ہوئے کہ جلسہ میں صرف بوڑھے افراد ہی نہیں بلکہ نوجوان اور بچے بھی بکثرت شامل تھے ۔ عیسائیت کے اجتماعات نوجوانوں کی شمولیت سے بڑی حد تک محروم ہوتے ہیں۔ موصوف نے Law اور موازنہ مذاہب میں ڈگری لے رکھی ہے۔موصوف حضور انور کی تصویر اپنے ساتھ لائے تھے کہ مَیں نے خود اس پر حضور انور کے دستخط کروائے ہیں۔جان محمد نے مختلف کتب کے پولش تراجم کو چیک کرنے میں بہت معاونت کی ہے۔ان کی اہلیہ ابھی تک کیتھولک ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں اور اکنامکس میں ماسٹر کر رکھا ہے۔انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے جماعت کی طرف سے پر جوش استقبال کرنے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔اس طرح جماعت کے افراد نے جس طرح خلیفۃ المسیح کا استقبال کیا وہ میرے لئے بے مثال تھا اور میں اس سے بہت متأثر ہوئی ہوں اور مَیں اس بات سے بھی خوش ہوں کہ جماعت میں عورتوں کو بھی ذمہ داری دی جاتی ہے اور ان کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں۔جلسہ پر عورتوں کے لئے بڑا اچھا انتظام تھا۔

حضور نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران سے فرمایا کہ مَیں کب پولینڈ آؤں؟ ممبران نے بتایا کہ ہم مسجد کے لئے کوشش کر رہے ہیں اجازت کا انتظار ہے۔حضور انور نے فرمایا ہمسایوں سے اچھا تعلق بنائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

آخر پر وفد کے ممبران نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

پولینڈ کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔

ترکی سے آنے والے وفد کی ملاقات

اس کے بعد ترکی (Turkey) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ترکی سے تین افراد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ جرمنی میں مقیم بعض ترک احمدی احباب بھی آج کی اس ملاقات میں وفد میں شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سید عتیق احمد صاحب سے فرمایا آپ نے مزید کتنی کتب کا ترجمہ کیا ہے۔عتیق احمد صاحب اس وقت تک ترکی زبان میں 13 کتب کا ترجمہ کر چکے ہیں ۔حضور انور نے ان سے ازراہ شفقت دریافت فرمایا کہ اپنی فیملی کو لے کر نہیں آئے؟ جس پر موصوف نے بتایا کہ انشاء اللہ العزیز جلسہ یوکے پر سب شامل ہوں گے۔

حضور انور نے صدر جماعت ترکی Mehmet Onder صاحب سے ان کے بزنس کے بارہ میں پوچھا اور فرمایا جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ اپنے بزنس کی طرف بھی توجہ دیتے رہیں۔موصوف نے بتایا جب سے جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے میں زیادہ پرسکون رہ رہا ہوں۔

ترکی جماعت کے نیشنل جنرل سیکرٹری قبلائی چیل صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔مکرم محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ (انچارج مرکزی ٹرکش ڈیسک یوکے) نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ قبلائی چیل صاحب ترکی میں چار ماہ جیل میں اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں اسپر حضور انور نے قبلائی صاحب کو فرمایا مبارک ہو۔ ملاقات کے بعد قبلائی صاحب نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے مجھے اس اسیری پر مبارکباد دی ہے۔ (آج سے قریباً دس گیارہ سال قبل جب مبلغ سلسلہ جلال شمس صاحب ترکی کے تبلیغی دورہ پر گئے تھے تو حکومت نے انہیں اور قبلائی چیل صاحب کو گرفتار کر لیا تھا اور چار ماہ تک جیل میں قید کئے رکھا۔ بعد میں عدالت کے فیصلے پر ان کی رہائی عمل میں آئی)

قبلائی چیل صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اپنی اہلیہ کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا جسے ان کی اہلیہ نے خود حضور انور کے لئے اپنے ہاتھ سے بنا کر بھیجا تھا۔قبلائی صاحب کی اہلیہ صدر لجنہ ترکی ہیں۔

ایک ترک احمدی دوست Kasim Dalkilic صاحب جو جرمنی میں جماعت Witlich کے صدر ہیں انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ وہ اُردو زبان سیکھ رہے ہیں۔

ایک دوست Cengiz Varli صاحب نے اپنے بیٹے Furkan Varli کے متعلق کہا کہ اسے شوگر کی تکلیف ہوگئی ہے۔حضور انور نے فیملی کے حالات دریافت فرمائے۔ نیز فرمایا صبح نہار منہ چار گلاس پانی کے پی لیا کریں نیز فرمایا بعض دفعہ شوگر low بھی ہو جاتی ہے اس لئے ہر وقت شوگر کی ایک گولی جیب میں رہنی چاہئے۔عام کھانے کے لئے نہیں بلکہ صرف ایمرجنسی کے لئے کہ شاید ضرورت پڑ جائے۔

آخر پر ایک ٹرکش بچے کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمایا اور ایک چھوٹے بچے کو چاکلیٹ عطا فرمائی۔ وفد کے ممبران نے حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ٹرکش وفد کی حضور انور سے یہ ملاقات گیارہ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

البانیا اور کوسووو کے وفود کی ملاقات

بعد ازاں البانیا (Albania) اور کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

البانیا سے چار افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔حضور انور نے ایک زیر تبلیغ دوست Sinan Breshani صاحب سے دریافت فرمایا کہ جلسہ پر آنے کے بعد کیا محسوس کیا۔موصوف نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک بڑی منظّم اور متحد جماعت ہے۔احمدی زیادہ تر تعلیم یافتہ ہیں اور بہت ادب سے پیش آتے ہیں اور یہاں کا ماحول روحانی ہے جو دلوں کو موہ لینے والا ہے۔موصوف نے بتایا کہ 1993ء سے اسلام قبول کیا پھر 2010ء سے جماعت سے رابطہ ہے اور باقاعدہ جماعت سے تعلق ہے اور احمدی ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں سیدھے راستے پر ہوں۔ہم احمدیت کی ترقی کے لئے مل جل کر کام کریں گے۔

بعد ازاں ایک البانین دوست Lutfi Bici صاحب نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔کہ مَیں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔میری عمر 70 سال ہے۔ میری خواہش ہے کہ مَیں بار بار یہاں آؤں جلسہ کا ماحول مجھ بہت اچھا لگا ہے۔ ہر طرف محبت و پیار ہی دیکھا ہے۔ موصوف نے کہا ہے کہ میرا لڑکا بھی کافی سالوں سے احمدی ہے اس کی شدید خواہش تھی کہ وہ بھی آئے۔لیکن امتحانات کی وجہ سے وہ مصروف تھا۔انہوں نے کہا کہ میرے لڑکے نے حضور کو محبت بھرا اسلام بھیجا ہے۔اس پر حضور نے فرمایا وعلیکم السلام، ماشاءاللہ، اللہ تعالیٰ ساری فیملی پر اپنا فضل فرمائے۔

ایک البانین احمدی دوست Bujar Ramaj صاحب سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سے تو ملاقات رہتی ہے ۔آپ اکثر جلسے پر آتے رہتے ہیں۔ پہلے جلسہ مائی مارکیٹ میں ہوتا تھا اب یہ نئی جگہ ہے آپ کو کیسا لگا ہے۔دونوں میں سے کہاں زیادہ منظّم اور بہتر نظر آیا ہے۔موصوف نے بتایا اس نئی جگہ انتظامات زیادہ بہتر تھے کیونکہ یہ جگہ بہت وسیع ہے اور سہولتیں بھی زیادہ ہیں اور خدا کے فضل سے جلسہ کی جگہ وسیع تر ہوتی جائے گی۔موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں امید کی ایک نئی ہوا نظر آئی ہے ۔خاص طور پر جرمن لوگوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جو نفوذ ہو رہا ہے اس نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔

Bujar صاحب نے بتایا کہ البانیا میں مساجد میں علماء لوگ آپس میں تو شدید اختلاف رکھتے ہیں لیکن جماعت کے خلاف جب بات ہو تو سب اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ ان مولوی لوگوں کی مثال تو ایسی ہے جیسا کہ گدھے کہ اوپر کتابیں لا د دی گئی ہوں اور ان کو معلوم نہ ہو کہ ان کتابوں میں کیا علم پوشیدہ ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے بھی ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حیوانوں کو انسان بنایا اور باعمل انسان بنایا اس لئے آپ بھی کوشش کریں اور ان کو راہ راست پر لائیں ۔جو سعید فطرت ہیں ان سے رابطے کریں۔

ایک البانین دوست Ezmir Kaartratz صاحب نے بتایا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں ۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کب سے بیعت کرنے کے بارہ میں سوچا ہے۔تو اس پر موصوف نے بتایا کہ جلسہ کے دوران میرے دل نے گواہی دی ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور مَیں دل سے مکمل طور پر مطمئن ہو گیا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: ماشاء اللہ، الحمدللہ ۔ اللہ تعالیٰ ثبات قدم دے۔

✿......ملک کوسووو (Kosovo) سے اٹھارہ افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔جس میں چھ خواتین، گیارہ مرد اور ایک بچہ شامل ہیں۔

وفد کے ایک ممبر Sali Kolusha صاحب نے ابھی بیعت نہیں کی۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میں نے جلسہ دیکھا ہے میں احمدیت کو صراط مستقیم پر دیکھ رہا ہوں اور جلسہ بھی بہت اچھا لگا۔

ایک احمدی دوست Hirian Ibrahimi صاحب نے بتایا کہ وہ of Mathmatics

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Computer Science میں گریجوایشن کا آخری سال مکمل کرنے والے ہیں۔ گزشتہ سال بیعت کی ہے اور امسال اپریل میں وصیت کرنے کی بھی توفیق پائی ہے۔ حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ان کا نمونہ دیکھ کر ان کی بہن بھی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوگئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ نمونے ہیں جو انشاء اللہ دوسروں کو قریب لائیں گے۔

Leutrim Arifi صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کی عمر 20 سال ہے اور انہوں نے دس سال قبل بیعت کی تھی وہ مارکیٹنگ مینجر ہیں اور جلسہ میں پہلی دفعہ آئے ہیں۔

مکرم Alban Ahmetaj صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ 2005ء میں احمدیت قبول کی تھی لیکن جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ ہائی سکول میں فزکس پڑھاتا ہوں۔

Bleart Zeqiraj صاحب نے بتایا کہ انہوں نے Management Tourism میں اسی سال گریجوایشن مکمل کی ہے۔ جلسہ پر پہلی دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ میرے لئے حیرت انگیز تھا ہر چیز بہت منظّم تھی اور ہر ایک چھوٹا بڑا دوسرے سے پیار محبت سے پیش آرہا تھا۔ کہیں بھی کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ 2003ء سے احمدی ہیں۔

Dardan Ramadani صاحب نے بتایا کہ نو ماہ قبل احمدیت قبول کی تھی۔ حضور انور نے قبول احمدیت کی وجہ دریافت فرمائی تو موصوف نے بتایا کہ میں نے جماعت احمدیہ کو ہر خیر کا وارث پایا اور جماعت اور اس کے افراد کو ہر بات میں سچائی پر دیکھا۔ مجھے جلسہ بہت اچھا لگا حضور انور کے خطابات بہت پسند آئے، ان میں مستقبل کے لئے ایک امید ہے۔ جرمن قوم کے حوالے سے کہ اب وہ آہستہ آہستہ اسلام قبول کرے گی موصوف نے کہا کہ لوگ بہت زیادہ احمدیت کے خلاف ہیں اور بڑا سخت رویہ اپناتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہم تو امن اور محبت کے پیغام کے ساتھ دل جیتتے ہیں اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

ایک احمدی دوست Alban Zeqiraj صاحب نے بتایا کہ ان کی عمر 25 سال ہے اور میں نے دو سال قبل اپنے آپ کو وقف کے لئے بھی پیش کیا تھا اور ابھی چند ماہ قبل ہی حضور انور نے بطور معلم منظوری عطا فرمائی ہے۔ مبلغ سلسلہ ان کی ٹریننگ کررہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Arber Zeqiraj صاحب سے مخاطب ہوئے۔ موصوف ہائی سکول میں فزکس پڑھاتے ہیں اور Masters مکمل کرنے والے ہیں۔ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی۔ ان کی اہلیہ محترمہ Liridashe Zeqiraj صاحبہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ موصوفہ بھی سکول میں ٹیچر ہیں اور البانین زبان پڑھاتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک سال قبل بیعت کی تھی اور ہر روز جماعت کی سچائی پر میرا یقین بڑھتا جارہا ہے۔ جلسہ سالانہ اپنے انتظامات کے لحاظ سے اور روحانیت کے لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا۔ یہاں آکر دل کو سکون ملا ہے۔

سابق صدر جماعت اور معلم Kosovo مکرم موسیٰ رستمی صاحب مرحوم کی اہلیہ بھی وفد میں شامل تھیں۔ حضور انور نے فرمایا مَیں نے آپ سے خط کے ذریعہ موسیٰ صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا تھا۔ اب ذاتی طور پر اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کو صبر کی توفیق دے۔ موصوفہ نے اپنی چھوٹی بیٹی کے علاج کے حوالہ سے حضور انور کا شکریہ ادا کیا نیز ان کے خاوند کی وفات کے بعد جماعت نے ان سے جو حسن سلوک کیا ہے اس کا بھی انہوں نے شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

Artan Mavraj صاحب جن کی عمر 25 سال ہے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے وہ احمدی ہیں اور سکول میں پڑھاتے ہیں۔ حضور انور سے مصافحہ کرتے وقت موصوف نے بتایا کہ ان کے والد صاحب دس سال قبل جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا نام Kosovo کے مشہور شہداء میں گنا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ابھی تک اپنے شوہر کی جدائی کا غم نہیں بھلا پائیں۔ نیز ان کی ہمشیرہ کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی موصوف نے ان دونوں مسائل کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

آخر پر وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں یہ نومبائعین شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے حضور انور کے ہاتھوں کو چومتے اور عقیدت کا اظہار کرتے۔

حضور انور نے موسیٰ رستمی صاحب کے دونوں بچوں کو اپنے پاس بلایا اور پیار کیا اور چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

البانیا اور Kosovo کے وفود کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ پونے بارہ بجے تک جاری رہی۔

استونیا، لیتھوانیا اور ہنگری سے آنے والے وفود کی ملاقات

اس کے بعد اسٹونیا (Estonia)، لیتھو انیا (Lithuania)، اور ہنگری (Hungry) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

......اسٹونیا سے ایک خاتون کیرولینا صاحبہ تشریف لائی۔ ان کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور گزشتہ 13 سال سے اسٹونیا میں ایک ریسٹورنٹ میں Cook کی حیثیت سے کام کررہی تھیں اور ان کے خاوند اسٹونیا میں ہیں جب کہ باقی ساری فیملی نائیجیریا میں ہی ہے۔ ملاقات کے آخر پر کیرولینا صاحبہ نے جھک کر سلام کیا تو اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان صرف خدا کے سامنے جھکتے ہیں اور انسانوں کے سامنے جھکنا ٹھیک عمل نہیں ہے۔

لیتھوانیا (Luthuina) سے ایک مقامی احمدی خاتون Aukse Ahmai صاحبہ اپنی بیٹی اور خاوند کے ساتھ آئی تھیں۔ ان کے خاوند کا تعلق پاکستان سے ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ تین سال سے احمدی ہیں اور پہلے بھی جلسہ میں شرکت کرچکی ہیں۔ جلسہ کے سارے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جلسہ میں شامل ہوکر ایمان بڑھتا ہے اور انسان روحانی طور پر ترقی کرسکتا ہے۔ حضور سے مل کر اپنے اندر روحانی تبدیلی محسوس کرتی ہوں۔ حضور نے بچی کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائی۔

......ہنگری (Hungry) سے دس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

......ایک صاحب Fulop Krizttan میڈیکل ڈاکٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جلسے پر آنے کا پہلا موقعہ تھا اور میں یہاں کے انتظام اور پروگراموں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب تقاریر سنی ہیں۔ جو اسلام ہم نے سن رکھا تھا یہاں جلسے پر اس سے بالکل مختلف تھا اور ہمیں بہت اچھا لگا۔ حضور انور نے فرمایا یہ اصل اسلام ہے جو آپ نے یہاں آکر دیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔

ایک دوست نے بتایا کہ وہ ہنگری میں انگریزی کے استاد ہیں۔ جلسہ پر آنے کا پہلا تجربہ تھا اور حیران کن تھا۔ مَیں نے حضور کی سب تقاریر سنی ہیں اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔

ہنگری سے آنے والے مہمانوں میں ایک پی ایچ ڈی طالبعلم Kiss Zoltan صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ احمدی نہیں ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے یہاں آکر صحیح اسلام کا پتہ چلا ہے۔ حضور انور نے جرمن احباب سے جو خطاب فرمایا ہے وہ بہت دلچسپ تھا۔ مَیں نے حضور کے سارے خطابات سنے ہیں بہت متأثر ہوا ہوں۔ اگر ہم حضور کی باتوں پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہوجائے۔

ہنگری سے آنے والے ایک میڈیکل کے طالبعلم Pauka Demeter نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے Facebook کے بارے میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا Facebook کا استعمال غلط ہو رہا ہے یہ انسان کی ذاتی زندگی میں فساد پیدا کرسکتا ہے۔ بعض لوگوں نے میرے نام پر اکاؤنٹ بنا دیا تھا اس کو مَیں نے غلط کہا تھا۔ اس کو حرام نہیں قرار دیا اور Ban نہیں کیا۔ جماعت نے اپنی Facebook الاسلام پر بنائی ہوئی ہے جو دینی ضرورت پوری کررہی ہے۔ اسلام کی تبلیغ کررہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا باقی جہاں تک اس کے عمومی استعمال کا تعلق ہے تو اس کی وجہ سے لوگوں کے تعلقات، گھر برباد ہو رہے ہیں اور لوگوں کے ننگ ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی برائیاں ہر ایک نوٹ کرتا ہے تاکہ عیاشی حاصل ہو۔ نیک مقصد حاصل نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا۔ اس فیس بک نے صرف انفرادی طور پر ہی لوگوں کا امن برباد نہیں کیا بلکہ اس نے حکومتوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا تصور یہ ہے کہ بے حیائی کو ختم کرنا ہے اور اس کی تشہیر سے روکنا ہے۔ آج کل ایسی فلمیں بنتی ہیں کہ ان میں دہشت گردی، مار دھاڑ، سمگلنگ اور کلاشنکوفوں کا استعمال دکھایا جاتا ہے۔ آخری نتیجہ تو اس کا کوئی نہیں دیکھتا لیکن یہ ہوتا ہے کہ بعض نوجوانوں میں کلاشنکوف کے استعمال کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اب مغرب میں بھی لوگ اس کو محسوس کررہے ہیں کہ ایسی چیزوں سے برائی پھیلتی ہے، رکتی نہیں ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں کی اشاعت ہی نہ ہو۔

ایک صاحب دوسری دفعہ آئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو یہ نئی جگہ جلسہ کیسا لگا۔ موصوف نے بتایا یہ جگہ بہت کھلی ہے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ حضور انور نے فرمایا اب آسانی پیدا ہوگئی ہے ایک چھت کے نیچے سارے انتظامات ہیں۔ پہلا سال تھا بعض پرابلم ہوئی ہوں گی آئندہ سال دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہنگری سے آنے والی ایک خاتون Kiss Laura صاحبہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں اس نے بتایا کہ پہلی دفعہ جلسے پر آئی ہوں۔ مجھے ہر چیز کو جاننے کا موقع ملا ہے ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ ٹرانسلیشن کا مسئلہ ہوا تھا ہماری فوری مدد کی گئی۔ میں شکریہ ادا کرتی ہوں جلسہ کے دوران جماعتی لٹریچر کا بھی مطالعہ کیا ہے۔

ہنگری سے آنے والے دو طالبات Kovacs اور Tusor نے بتایا کہ وہ چائنیز زبان سیکھ رہی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ چائنیز زبان میں کیوں دلچسپی ہے۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ آجکل China نے ہنگری پر فوکس کیا ہوا ہے اور اپنی مارکیٹ بنائی ہوئی ہے۔ چائنیز چیزیں بہت سستی بھی ہیں۔

آخر پر حضور انور نے ازراہ شفقت چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ اور طلبا کو قلم عطا فرمائے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحب کو بھی قلم عطا فرمایا اور فرمایا اس سے اپنے نسخے لکھا کریں۔

وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا، اسٹونیا، لتھوانیا اور ہنگری کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

سلووینیا، بوزنیا اور میسیڈونیا سے آنے والے وفود کی ملاقات

بعدازاں سلووینیا (Slovenia)، بوزنیا (Bosnia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفود نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

......سلوونیا (Slovenia) سے چار افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔

سلووینیا سے آنے والے ایک عیسائی دوست Lakocic Bojan جو پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں۔ انہوں نے کہا انہیں جلسہ میں آکر بہت اچھا لگا ہے۔ سلووینیا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس سے قبل مجھے مسلمانوں کے کسی پروگرام میں شرکت کا موقع نہیں ملا۔ عموماً لوگ اسلام سے ڈرتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے پروگراموں میں ایک دوسرے کا تعارف حاصل ہوتا ہے۔ مجھے آپ کا پیغام بہت اچھا لگا ہے۔ آپ کی تعلیم پُر امن ہے۔

سلوونیا سے آنے والی وکیل خاتون Simone Ivonjko نے بھی جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران اس خاتون نے دوپٹہ لیا ہوا تھا جب کہ ان کے ساتھی وکیل نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

سلوونیا سے پہلی بار جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی دوست Hazir Slaije نے حضور انور کو بتایا کہ وہ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور جماعت کے پیغام کو آگے پھیلانے کا عہد کیا۔ اب واپس جاکر احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔ یہاں رواداری کا ماحول تھا۔ بہت اچھا اثر ہم پر ہوا ہے۔

سلوونیا سے آئی ہوئی ایک پروفیسر Vaska Pandova صاحبہ نے بتایا کہ یہاں آکر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ مَیں سکول میں کام کرتی ہوں اور بہت سفر کرتی ہوں اور دوسروں کے کلچر اور طرز زندگی کے بارہ میں جاننا چاہتی ہوں۔ یہاں جماعت کا انتظام بہت اچھا تھا۔ سارے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ نے یہاں کسی احمدی سے اس کے طرز زندگی کے بارہ میں پوچھا ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں لوگوں سے ملنا تھا اگر پہلے نہیں ملے تو اب مل لیں۔ چنانچہ اسی شام یہ خاتون دیگر مہمان خواتین کے ساتھ ایک گھر میں گئیں اور احمدی خواتین سے ملیں اور کھانا بھی کھایا اور رہن سہن وغیرہ دیکھا اور بہت خوش تھیں۔

......ملک بوزنیا (Bosnia) سے سات افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ جرمنی میں شرکت کی۔

مکرم الودین حاجیوپلیچ صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ بوزنیا میں جماعتی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اور جلد ہمسایہ ملک سربیا (Serbia) میں تبلیغی پروگراموں کے لئے جائیں گے۔ موصوف کی گود میں ان کا نومولود بیٹا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے اور Balcan State سے پہلا وقف نو ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کو اپنی گود میں بٹھایا اور پیار کیا۔ تصاویر اتاری گئیں۔ اس کے

والدین کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ حضور انور نے بچے کی والدہ سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا آپ پریشان نظر آ رہی ہیں تو موصوفہ ثمینہ صاحبہ نے بتایا کہ لمبے سفر اور چھوٹے بچے کو سنبھالنے کی وجہ سے کافی تھکاوٹ ہے۔

بوزنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست کمال صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پہلی دفعہ جلسہ میں شریک ہوا ہوں۔ مجھے اس بات نے بہت متأثر کیا ہے کہ اتنا بڑا پروگرام ہے اور اتنے سارے لوگ ہیں مگر سارا کام احسن انتظام کے تحت ہو رہا ہے اور لوگوں کو میں نے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

جلسہ سالانہ بوزنیا کا ذکر ہوا جو بہت چھوٹے پیمانے پر منعقد ہوتا ہے تو حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کا بوزنیا کا جلسہ دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی یہاں کی طرح بڑے پیمانے پر جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم جازم فریح ٹوویچ صاحب نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا آپ تو پہلے بھی آئے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ گزشتہ سال بھی آیا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی۔

ایک اور احمدی دوست یاسمین فریح تو ویچ صاحب نے بتایا کہ پہلی دفعہ جلسہ پر آیا ہوں اور مجھے یہ ماحول بڑا پسند آیا ہے۔ بہت اچھا لگا ہے۔ سارے انتظامات بہت اچھے تھے۔

✿......ملک میسڈونیا (Macedonia) سے گزشتہ سال دس عیسائی مہمان تشریف لائے تھے اور جماعت کے پیغام سے بہت متأثر ہوئے تھے۔ واپس جانے کے بعد انہوں نے جماعت کے بارے میں بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا جس کے نتیجہ میں کئی اور لوگ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شوق کے ساتھ شامل ہوئے۔ امسال جلسہ جرمنی میں میسڈونیا سے 30 افراد نے شرکت کی۔ جن میں سے 23 عیسائی مہمان اور سات احمدی احباب تھے۔

یہ سب مہمان بس کے ذریعہ دو ہزار کلومیٹر کا بڑا لمبا سفر طے کر کے جرمنی پہنچے تھے۔ یہ سفر تیس گھنٹوں پر مشتمل تھا۔ ان مہمانوں میں تین ڈاکٹرز، چار پروفیسرز اور دیگر افراد بھی اپنی اپنی فیلڈ میں تعلیم یافتہ تھے اور بعض یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ بھی تھے۔

میسڈونیا سے آنے والے ایک ڈاکٹر Kosta Pandov صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کام آپ کر رہے ہیں بہت غیر معمولی ہے اور دنیا کو امن میں لانے والا ہے۔ آپ کا پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھا ہے۔ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو چاہئے کہ وہ بھی اس ''ماٹو'' کو اپنائیں۔ اس کے بارہ میں دوسرے لوگ بولتے تو سب ہیں لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا: خدا دنیا کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے کیونکہ آجکل دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

ایک مہمان خاتون نے بتایا کہ میں میسڈونیا سے آئی ہوں۔ یہاں جلسہ دیکھا ہے۔ جماعت بہت آرگنائز ہے۔ سارے انتظامات بہت اچھے ہیں۔ جس طرح آپ نے مذہب کو پیش کیا ہے بہت اچھا لگا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: خدا کرے صرف ظاہری طور پر اچھا نہ لگے بلکہ دلوں میں بھی بیٹھ جائے۔

مسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون Jasminka Kirtoseva نے بتایا کہ آپ کا انتظام بہت اچھا ہے۔ میں عورتوں کے حصے میں بھی گئی تھی۔ آپ کی عورتیں بہت اچھی ہیں۔ بہت محبت اور پیار سے ملیں۔ میں نے وہاں سے دوپٹہ خریدا اور آج استعمال کر رہی ہوں۔

مکرم Boro Kapusevski صاحب جو گائناکالوجسٹ ہیں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی اور مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ پہلی دفعہ آیا ہوں۔ مذہب کو دیکھا ہے، کلچر کو دیکھا ہے۔ میں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔

میسڈونیا سے جلسہ میں پہلی بار شامل ہونے والے دوست Daut Bajrak Tarovik نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں آ کر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے آنحضرت ﷺ کا زمانہ واپس آ گیا ہے۔ میں نے یہاں اُس اسلام کو دیکھا ہے جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے تھے۔ آپ کے جلسہ کے انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ پہلی بار صحیح اسلام کو اتنے قریب سے دیکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ یہاں تشریف لائے ہیں آپ کو پیغام پسند آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ پیغام قبول کرنے اور اسے آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ظاہری طور پر پیغام پسند آیا ہے۔ اللہ کرے آپ کے دلوں میں بھی اتر جائے۔ کیونکہ پڑھے لکھے لوگ جب پیغام کو مان لیتے ہیں تو دوسرے بھی اس کو قبول کر لیتے ہیں۔

ایک دوست نے بتایا کہ مجھے جلسہ اتنا اچھا لگا ہے کہ مَیں نے عہد کیا ہے کہ جب تک زندہ ہوں ہمیشہ شامل ہوں گا اور وہاں سے اچھے اچھے لوگوں کو بھی لے کر آؤں گا۔

ایک خاتون جو کونسل میں کام کرتی ہیں اس نے بتایا کہ پہلی دفعہ آئی ہوں۔ یہاں اسلام کے پیغام کو بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ ہمیں اپیل کیا ہے۔ ہم بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہمیں ہر طرف سے پیار ملا ہے۔

ایک طالبعلم جو عیسائیوں کے مشنری بن رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں جلسہ پر پہلی دفعہ آئے ہیں اور یہاں مسلمانوں کو بڑے قریب سے دیکھا اور معلومات حاصل کی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو غور کرنے اور اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔

ایک دوست نے کہا کہ پہلی دفعہ آئے ہیں۔ آپ کی جماعت سے مطمئن ہوں۔ اب قریب کا تعلق قائم ہو گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: قریب کا تعلق رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ مہمان دو ہزار کلو میٹر کا سفر 30 گھنٹوں میں طے کر کے جلسہ کے لئے آئے ہیں تو حضور انور نے خصوصی طور پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہیں۔ نیز فرمایا یہ بات اس چیز کو ظاہر کرتی ہے کہ ان کو سچائی کی طلب ہے اور جستجو ہے۔

ملاقات کے آخر پر تمام احباب نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں اور طالب علموں کو قلم عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد احمدی احباب کی آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے۔ ان لوگوں نے پہلی بار اپنی زندگی میں خلیفہ وقت کو اتنے قریب سے دیکھا تھا۔ حضور انور کی محبت ان کے دلوں میں موجزن تھی جس کا اظہار آنسوؤں کی شکل میں ہو رہا تھا۔

سلوونیا، بوزنیا اور میسڈونیا کے وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

✿......بعد ازاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے اکیاسی (81) افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا۔ 51 افراد بذریعہ بس 30 گھنٹے کا طویل سفر کر کے آئے جب کہ 26 افراد بذریعہ ہوائی جہاز اور 4 افراد بذریعہ ٹرین سفر کر کے پہنچے۔

بلغارین وفد میں انجینئرز، وکیل، لیکچرار، سکول ٹیچر، ملازمین، مزدور، ایک مسجد کے امام، بوڑھے افراد، خواتین اور بچے شامل تھے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب اور عیسائی مہمان بھی اس جلسہ میں شرکت کے لئے بڑے شوق کے ساتھ جرمنی آئے۔ زیادہ تر احباب پہلی مرتبہ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلغارین وفد کو دیکھ کر فرمایا کہ بلغارین احباب تو بڑھتے جا رہے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اس کے بعد حضور انور نے جو غیر از جماعت احباب پہلی مرتبہ شامل ہوئے تھے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟۔ ایک دوست نے کہا کہ بہت اچھا لگا۔ بہت پسند آیا۔ مجھے امید نہیں تھی کہ اتنا زبردست انتظام ہوگا۔

ایک غیر مسلم دوست نے کہا کہ مَیں اب آپ کے بہت قریب آ گیا ہوں۔ ہم حیران ہیں کہ مسلمان بھی اس طرح کے کام کر سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ حقیقی مسلمان ہی ایسا کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا۔ اس پر موصوف نے کہا اب مجھے سمجھ آ گئی ہے۔

ایک دوست ETAM صاحب نے کہا کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ انتظامات پہلے کی نسبت بہت اچھے تھے۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے۔

ایک بلغارین دوست MARIO صاحب نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں طلاق وخلع پر جو روشنی ڈالی ہے اور بڑے درد کے ساتھ کہا ہے کہ طلاق وخلع کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اب یہ علیحدگی کا معاملہ بلغاریہ میں بھی بڑھ گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب دنیا برائی کی طرف بھاگے تو اس کا ایک انجام یہ ہوتا ہے کہ رشتے ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب بدظنیاں بڑھتی ہیں، اعتماد نہیں رہتا تو پھر یہ چیزیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

ایک مہمان وکیل نے کہا مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ احمدی اپنے معاملات جماعت کے اندر حل کریں۔ حضور انور نے فرمایا۔ جماعت کے اندر کریں تو بہتر ہے۔ عدالتوں میں پیسہ خرچ ہوتا ہے، وقت خرچ ہوتا ہے اور کچھ ملتا نہیں ہے۔ وکیل عدالتوں میں غلط بات کو بھی سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضور انور نے مہمان وکیل کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان میں سے نہیں ہیں۔

حضور انور نے نو احمدی خواتین سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ تو اس پر ایک خاتون نے کہا کہ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا اور جو کچھ ہم نے قرآن پاک میں پڑھا، وہی جلسہ پر دیکھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہی تو چاہتے ہیں کہ لوگ سچائی کو جانیں اور سچائی کی طرف آئیں۔

ایک نو احمدی نے کہا کہ ہم اس بات کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت ہمارے لئے بہت کچھ کر رہی ہے اور ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ جماعت نے ہمارا بہت خیال رکھا ہے۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور نے فرمایا تھا کہ جرمن قوم مسلمان ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ بلغارین قوم بھی اسلام قبول کرنے کی طرف مائل ہو۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا جو لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں ان کی کوئی اچھائی ہی ہے جو انہیں اس طرف لے کر آئی ہے۔

ETAM صاحب نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اہلیہ امید سے ہیں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیٹا عطا فرمائے۔ مَیں اُسے وقف نو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور اس بچے کا نام رکھ دیں۔ حضور انور نے فرمایا اس بچے کا نام جاہد رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

حضور انور نے بلغارین وفد سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی صحیح تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بلغاریہ میں عیسائیت پھیل رہی ہے۔ نوجوان ایسے حالات میں آزاد ہو جاتے ہیں اور عیسائیت کی طرف چلے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ عیسائیت کی غلط تعلیم کا ردّ کریں اور احمدیت کا پیغام پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ لوگ تیس گھنٹے کا سفر کر کے آئے ہیں اور اتنی تکلیف اٹھا کر آئے ہیں اور محض للہ آئے ہیں۔ کسی سیر کے لئے نہیں بلکہ ایک روحانی ماحول کے لئے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی جزائعطا فرمائے۔

ایک دوست LAZAR صاحب نے کہا کہ مَیں کٹّر عیسائی ہوں لیکن اس ملاقات اور جلسہ کو دیکھنے کے بعد یوں لگ رہا ہے کہ مَیں اپنا دل یہیں چھوڑے جا رہا ہوں اور اسلام کے متعلق میرے خیالات مکمل تبدیل ہو چکے ہیں۔

بعض مسلمان خواتین جو پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم پر حقیقی اسلام کی تصویر واضح ہوئی ہے۔

ایک مسجد کے امام نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ہیں کہ بلغاریہ میں آپ کی جماعت کی بہت ضرورت ہے۔ جماعت نے جو لٹریچر شائع کیا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے تا کہ لوگ جلد سے جلد احمدیت کی تعلیم سے واقف ہو سکیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے۔ بعد ازاں تمام مہمانوں نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

بلغارین وفد کی یہ ملاقات ایک بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

✿✿✿✿✿

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید مبشر احمد بخاری صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم حکیم سیّد پیر احمد بخاری صاحب آف ہوشیار پور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 24 جون کو ان کی جرمنی میں وفات ہوئی۔

برلن کے لئے روانگی اور برلن میں پُرتپاک استقبال

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فرینکفرٹ سے برلن کو روانگی

آج پروگرام کے مطابق ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ سے برلن (Berlin) کے لئے روانگی تھی۔ پروگرام کے مطابق تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ بیت السبوح

کے احاطہ میں احباب جماعت جرمنی مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح سے برلن کے لئے روانہ ہوا۔

فرینکفرٹ سے برلن کا فاصلہ 598 کلو میٹر ہے۔ قریباً نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں کچھ دیر کے لئے مین ہائی وے پر ایک پٹرول پمپ سے ملحقہ ریسٹورنٹ میں رکے۔قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد آگے روانگی ہوئی اور سفر جاری رہا اور رات آٹھ بجکر 35 منٹ پر مسجد خدیجہ برلن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔مکرم عبد الباسط طارق صاحب مبلغ برلن اور صدر جماعت برلن نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔صدر صاحبہ لجنہ برلن نے اپنی عاملہ کی چند ممبرات کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور کی آمد پر احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچیوں نے کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد خدیجہ برلن

مسجد خدیجہ کی تعمیر برلن شہر کے علاقہ Pankow میں ہوئی ہے۔ برلن شہر کا یہ علاقہ سابقہ مشرقی جرمنی میں شامل تھا۔

پلاٹ کا رقبہ 4790 مربع میٹر ہے اور تعمیر شدہ رقبہ 1008 مربع میٹر ہے۔مسجد خدیجہ کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 2 جنوری 2007ء کو رکھا تھا اور 17 اکتوبر 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔

مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 168 مربع میٹر ہے دونوں ہالوں کا کل رقبہ 336 مربع میٹر ہے۔مسجد کے مینارہ کی اونچائی 13 میٹر ہے اور گنبد کا Diameter 9 میٹر ہے۔مسجد کا مینارہ دو کلومیٹر دور سے نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

مسجد خدیجہ کی تعمیر کے علاوہ اسی احاطہ میں ایک رہائشی حصہ اور دفاتر تعمیر کئے گئے ہیں۔رہائشی حصہ میں ایک چار کمروں کی رہائش گاہ ہے۔اس کے علاوہ دو کمروں کی رہائش گاہ اور ایک مہمان خانہ بھی شامل ہے۔علاوہ ازیں چار دفاتر، ایک لائبریری، ایک کانفرنس روم اور کھیلنے کے لئے چھوٹے سے گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔بڑے جماعتی کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔ 22 گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔اس مسجد کا ڈیزائن محترمہ مسز مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا تھا۔

یہ تاریخی مسجد 1.7 ملین یورو میں مکمل ہوئی تھی۔اس کے اخراجات لجنہ اماء اللہ نے برداشت کئے ہیں۔یہ مسجد صرف خواتین کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی ہے 1.3 ملین یورو کا خرچ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے برداشت کیا تھا۔جب کہ بقیہ چار لاکھ یورو میں سے بڑا حصہ لجنہ اماء اللہ یوکے نے ادا کیا تھا۔

9 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔حضور انور کا قیام مسجد کے احاطہ میں موجود رہائشی حصہ میں تھا۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ فرانس کے بیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: منصور احمد مبشر۔ ناظم پروگرام)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا بیسواں جلسہ سالانہ جماعتی روایات اور خدائی برکات کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔امسال جلسہ 8,9,10 جولائی کو مرکزی مشن ہاؤس واقعہ saint prix میں منعقد ہوا۔امسال جلسہ سالانہ کا logo ”خلافت: عافیت کا حصار“ تھا۔جلسہ کی تمام تقاریر خلافت کے موضوع پر تھیں جن میں چھ اردو میں اور دو فرانسیسی زبان میں تھیں۔اردو تقاریر کا فرنچ میں اور فرنچ تقاریر کا اردو میں ترجمہ براہ راست کیا گیا۔تقاریر اور سوال و جواب کے پروگرامز کے علاوہ باجماعت نماز تہجد، باجماعت نمازوں کا قیام اور درس حدیث کا باقاعدہ التزام رہا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس نے ”خلافت راشدہ اور ترقی اسلام“ کے موضوع پر تقریر کی۔جس میں آپ نے بتایا کہ کس طرح آج کی مغربی قوموں نے اسلام ہی سے اپنے constitutions لئے ہوئے ہیں۔اور آج ترقی یافتہ ممالک بنے ہوئے ہیں۔مسلمانوں پر یہ زوال اس لئے آیا کہ انہوں نے خلافت کی برکات سے منہ موڑ لیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس کی تھی۔ان کی تقریر کا موضوع تھا ”خلافت اولیٰ وخلافت ثانیہ کی تحریکات“۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دور کی تحریکات میں سے بطور خاص درس القرآن و تبلیغ کا ذکر کیا۔خلافت ثانیہ کی تحریکات میں سے تحریک جدید، وقف جدید، قرآن کا ترجمہ، درود پڑھنے کی تحریک کا ذکر کیا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

مجلس سوال وجواب

اس اجلاس کے بعد وقفہ ہوا۔رات کے کھانے کے بعد نو بجے اُردو میں احباب جماعت کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس کا رواں فرنچ ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔اس دلچسپ مجلس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔اور یوں پہلے دن کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز باجماعت تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد مکرم مربی سلسلہ فرانس نے درس الحدیث دیا۔

گیارہ بجے صبح جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر ”خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کی تحریکات“ کے موضوع پر مکرم چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب نے کی۔خلافت ثالثہ کی تحریکات کا بخوبی ذکر کیا۔جن میں وقف عارضی کی تحریک، قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کی تحریک،صد سالہ جوبلی کی تحریک، 17 آیات زبانی یاد کرنے کی تحریک۔گھوڑے پالنے کی تحریک، درود پڑھنے کی تحریک۔

مقرر نے حضورؒ کے ایک کشف کا ذکر بھی کیا جس میں حضورؒ نے دیکھا کہ ساری کائنات میرے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کر رہی تھی۔اس بنا پر جماعت کو بکثرت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرنے کی تحریک کی۔ پھر خلافت رابعہ کے دور کی تحریکات میں سے بطور خاص بیوت الحمد سکیم، UK میں Tilford اور جرمنی میں ناصر باغ خریدنے کی تحریک، سیدنا بلال فنڈ، وقف نو کی تحریک، یتامیٰ فنڈ، MTA، humanity first کا قیام، اور پھر دورِ خلافت کی آخری تحریک مریم شادی فنڈ کا ذکر کیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ”خلافت خامسہ: برکات خلافت کا تسلسل“ کے موضوع پر خاکسار کی تھی۔جس میں یہ بیان کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائیدات آج بھی اس دور خلافت میں ویسی ہی ہیں جس طرح پہلی خلافتوں میں تھیں۔اللہ تعالیٰ نے اس دور میں احمدیت کو نئی شان سے ترقی کی راہوں پر چلانا شروع کر دیا ہے۔اور ترقی کے نئے باب کھل رہے ہیں۔ انشاء اللہ خلافت احمدیہ دائمی ہے اور خلفاء کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنا ہے۔

مستورات کا اجلاس

بروز ہفتہ صبح کے وقت مستورات نے اپنا الگ اجلاس بھی کیا۔اس اجلاس میں نظم وتلاوت کے بعد اردو اور فرنچ دونوں زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔تقاریر کے علاوہ نو مبائعات نے بھی اپنی قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔اور آخر پر بچیوں نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

دوسرا اجلاس

اس دن کا دوسرا اجلاس فرنچ زبان میں ہوا۔یہ اجلاس نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عثمان طورے صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کی صدارت میں ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد ”خلافت علی منہاج النبوۃ“ پر پہلی تقریر مکرم اسلم دوبری صاحب کی تھی۔آپ نے حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کی خلافتوں کا ذکر کیا اور پھر خلافت کی اقسام بھی بتائیں۔خلافت کے انتخاب کا بتایا کہ یہ انتخاب اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے۔اور پھر بیان کیا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس برکت سے مستفیض ہو رہی ہے۔اس اجلاس کی دوسری تقریر ”اہمیت خلافت اور عالم اسلام“ کے موضوع پر ہمارے نو مبائع بھائی مکرم الاسلام ازدو صاحب کی تھی۔جس میں آپ نے خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء کے بعد ان کے جانشین ہوتے ہیں۔پھر بتایا کہ احمدیت سے باہر خلافت کو قیام کرنے کی کوشش بہت سے لوگوں نے کی لیکن ناکام رہے۔اور اُمّت میں ابھی تک اس بارہ میں بحثیں ہوتی ہیں کہ خلافت کیسے قائم ہو؟ یہ سب باتیں ترکی کی خلافت کے خاتمہ کے بعد سے لے کر اب تک ہو رہی ہیں۔لیکن کیا وہ خلافت کسی نبوت کے بعد تھی؟ یعنی علیٰ منہاج النبوۃ تھی؟

تبلیغی مجلس

اس اجلاس کے بعد تبلیغی مجلس منعقد ہوئی اور سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔یہ مجلس دو گھنٹے جاری رہی۔اس مجلس میں غیر از جماعت مہمانوں نے بھی سوالات کئے۔

تیسرا دن اور اختتامی اجلاس

اتوار کا دن جلسہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔اس دن کا آغاز بھی احباب جماعت کو باجماعت تہجد سے کرنے کی توفیق ملی۔بعد ازاں نماز فجر ادا کی گئی اور مکرم مربی سلسلہ فرانس نے درس الحدیث دیا۔ پروگرام کے مطابق اس کے بعد وقفہ برائے آرام وناشتہ ہوا۔

صبح گیارہ بجے جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔جس کی صدارت مکرم امیر صاحب فرانس نے کی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم چوہدری ایوب صاحب نے ”تعمیر مساجد“ کے موضوع پر تقریر کی جس میں مساجد کی تعمیر کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ مسجد ہماری تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔نیز احباب جماعت کو تحریک دلائی کہ فرانس میں مساجد کی تعمیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ سے منظور شدہ تعمیر مساجد فنڈ میں دل کھول کر چندہ ادا کریں تا فرانس میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہو جائے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”خلافت: عافیت کا حصار“۔جس میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو اطاعتِ خلافت اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے کی تلقین کی اور بتایا کہ اس عافیت کے حصار میں آنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے اور اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں کس طرح اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب فرانس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کرکے اختتامی دعا کروائی۔

نو مبائعین کی تقاریر

دورانِ سال بیعت کرنے والے خوش نصیب نو مبائعین نے اپنی قبول احمدیت کے انتہائی ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔بعض غیر از جماعت احباب کے علاوہ علاقہ کے میئر بھی تشریف لائے اور انتظامات کی تعریف کی اور جماعت کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 827 رہی۔ 18 قومیت کے لوگوں نے اور تین ممالک سے مہمانوں نے شرکت کی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری دعاؤں کو قبول فرمائے جو حضور علیہ السلام نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ آمین

✿✿✿✿✿✿

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولوی قدرت اللہ سنوریؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 مئی 2009ء میں حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کے نہایت ایمان افروز خودنوشت واقعات شامل اشاعت ہیں۔

حضرت مولوی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ میری پیدائش 1881ء میں ہوئی۔ میرے دادا مولوی محمد یوسف صاحب نے 1880ء میں چچا عبداللہ صاحب کو بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ زمانہ کا امام قادیان میں پیدا ہوگیا ہے۔ لیکن اُس وقت کسی کو قادیان کا پتہ معلوم نہ تھا۔ کچھ عرصہ بعد مولوی صاحب نے لاہور کے ایک اخبار میں ایک مضمون پڑھا جو آریوں کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب کا تھا اور معلوم ہوا کہ وہ قادیان گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبداللہ صاحب بٹالہ پہنچ کر گیارہ میل کا فاصلہ طے کرکے قادیان پہنچے۔

1889ء میں جب حضورؑ نے بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو سنور کے نو آدمیوں نے اسی سال بیعت کی۔

مجھے بچپن میں ہی یہ خیال تھا کہ بیعت ضرور کرنی چاہئے خواہ کسی کی کرلی جائے لیکن جو یہاں قریب ہی ہو کیونکہ اتنی دُور قادیان کون جائے! اگرچہ حضورؑ کا ذکر ہمارے گھروں میں رہتا تھا لیکن والد صاحب چشتیہ خاندان کے ایک سید صاحب سے ارادت رکھتے تھے اور مَیں بھی اُن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے جب بیعت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: جب بالغ ہوجاؤ گے تو بیعت کرلینا۔ وہ قوالی کی مجالس میں بھی مجھے ساتھ لے جایا کرتے۔ نماز تو وہ ضرور پڑھتے لیکن اکثر وقت شطرنج و تاش کھیلتے رہتے۔ ایک دن مَیں اُن کی بیٹھک میں گیا تو پیر صاحب اندر گئے ہوئے تھے اور وہاں اُن کے دو برادرزادے بیٹھے تھے۔ ہم تینوں کھیلنے لگ گئے۔ اِس دوران وہ دونوں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کرکے آپؑ کو گالیاں دینے لگے۔ میں نے کہا کہ ہمارے خاندان کے کئی بزرگوں نے اُن کی بیعت کی ہوئی ہے وہ نیک اور بزرگ ہیں، آپ سیدزادے ہیں اس لئے فحش کلامی نہ کریں۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ تین بار منع کرنے کے بعد مَیں نے اُن دونوں کو مارنا شروع کیا اور وہ مجھے مارنے لگے۔ شور پڑگیا۔ پیر صاحب تشریف لائے اور پوچھا کیا بات ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دیتے ہیں، گو وہ میرے پیر نہیں لیکن کسی کو پس پشت گالیاں نکالنا برا ہے۔ لیکن جب پیر صاحب نے بھی اپنے ہی بچوں کی طرفداری کی تو مَیں ناراض ہوکر وہاں سے چلا آیا اور گھر آکر بیعت کا خط حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں لکھ دیا۔

حضرت مولوی محمد یوسف صاحبؓ کو (جن کا ذکر ''ازالہ اوہام'' میں ہے) جب میری بیعت کا علم ہوا تو انہوں نے میری تربیت شروع کردی۔ مجھے نمازوں میں ساتھ لے جاتے اور تہجد ساتھ پڑھاتے۔ آپؓ اس قدر رُعب رکھتے تھے کہ قصبہ سنور میں چودہ مساجد تھیں اور وہ جس مسجد میں جاتے امامت کرادیتے۔ لوگ ان کے اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک دن والدہ صاحبہ نے مجھ سے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی بیعت ہوجاؤں مگر مجھے خوف آتا ہے کہ تمہارے والد صاحب مجھ پر ناراض ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اُن سے دریافت کرلیں کہ قدرت اللہ نے جو عقیدہ اختیار کیا ہے اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اس سے کیا سلوک کرے گا؟ وہ فرمائیں گے کہ اِس عقیدہ کی وجہ سے یہ جہنم میں جائے گا۔ تو آپ یہ عرض کردینا کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے اگر یہ جہنم میں گیا تو میں جنت میں جاکر کیا کروں گی۔ مجھے اجازت فرماویں کہ میں بیعت کرلوں تاکہ اس کے ساتھ ہی میرا حشر ہوجائے۔ والدہ صاحبہ نے جب والد صاحب کے سامنے یہ بات پیش کی تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا اگر تم چاہتی ہو تو بیشک بیعت کرلو۔ میں نے قدرت اللہ کو بھی کچھ نہیں کہا، تم کو بھی کچھ نہیں کہتا۔ چنانچہ والدہ صاحبہ کے کہنے پر مَیں نے ان کی طرف سے بیعت کا خط لکھ دیا۔

مَیں نے اپنے دادا صاحب کو بھی تبلیغ کرنی شروع کی۔ اُن کی عمر قریباً سو سال تھی مگر ان کے قویٰ بالکل صحیح وسالم تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں تو لکھا پڑھا نہیں صرف قرآن شریف پڑھ سکتا ہوں، تمہارا والد مولوی ہے اس نے بیعت نہیں کی۔ میں نے کہا: وہ ابھی تحقیق کررہے ہیں آپ بیعت کرلیں۔ انہوں نے فرمایا: میں مشروط بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بیعت کا خط یوں لکھ دو کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے آجائیں تو میں بیعت توڑ کر ان کی بیعت میں شامل ہوجاؤں گا۔ چنانچہ میں نے مشروط بیعت کا خط حضورؑ کی خدمت میں لکھ دیا۔ جس کے جواب میں حضورؑ نے تحریر فرمایا کہ اگر مسیحؑ آجائیں تو سب سے پہلے مَیں بیعت کروں گا۔

چوہدری کریم بخش صاحبؓ رائے پور کے نمبردار اور اوّلین صحابہ میں سے تھے۔ برسوں سے قادیان آیا جایا کرتے تھے اور ہر سال ایک دو ماہ وہاں قیام فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ ان کو رہائش کے لئے اپنے مکان کے اندر جگہ دیا کرتے تھے۔ اُن کا چہرہ ایسا نورانی اور اخلاق ایسے پسندیدہ تھے کہ ایک دفعہ مہاراجہ نابھہ مسمّی ہیرا سنگھ صاحب جن کی عمر تقریباً 90 سال کی تھی، نے ریاست کے ہزار بارہ سو نمبرداروں کو بلایا۔ وہاں چوہدری صاحب سے سوال کیا کہ میاں کریم بخش! ان ہزار بارہ سو آدمیوں میں سرکار کو آپ کے اخلاق اور عادات کیوں اچھے لگتے ہیں؟ چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ حضور! مجھے تو اپنی کسی خوبی کا علم نہیں، یہ بات ضرور ہے کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہوں اور وہ اس زمانہ کے لئے اوتار، گورو ہیں۔ اس پر مہاراجہ اُنہیں اپنے محل کے دیوان خانے میں لے گئے جہاں دوسرے گوروؤں کے ساتھ حضرت اقدسؑ کی تصویر بھی شاندار چوکھٹے میں لگی ہوئی تھی۔ پھر فرمایا میاں کریم بخش! یہ تصویر پہلے سے ہمارے پاس ہے۔ تم ایک رقم حضرت مرزا صاحب کے نذرانہ کے لئے لے جاؤ، آمدورفت اور خوراک کا خرچ علیحدہ ملے گا، اور میری طرف سے درخواست کرکے اُن کو ساتھ لے آؤ۔ اُن کی آمدورفت کے اخراجات سب میں برداشت کروں گا۔ میں ضعیف العمر ہوں جا نہیں سکتا۔

چودھری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے قادیان جاکر وہ رقم حضور کو دیدی اور مہاراج کا پیغام پہنچا دیا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اُن سے عرض کردیں کہ ''کنویں پیاسے کے پاس نہیں جایا کرتے بلکہ پیاسے کنویں کے پاس آیا کرتے ہیں۔'' میں نے واپس نابھہ پہنچ کر مہاراجہ سے عرض کردیا۔ فرمایا: اگر ہم وہاں جاویں تو یہ انگریز ہمیں فوراً گدی سے اتار دیں۔

جن رئیسوں کے پاس میری ملازمت رہی مَیں ان کو دعوت الی اللہ کرتا اور بتاتا کہ حضورؓ کی دعائیں خدا قبول کرتا ہے۔ وہ جب کسی مشکل میں ہوتے تو دعا کے لئے خط لکھنے کا کہتے۔ چنانچہ خط لکھا جاتا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوتی۔ اس سے اُن پر اثر ہوتا اور وہ بذات خود حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں جاکر ملتے تھے۔ ایک سردار نرنجن سنگھ صاحب نے حضورؓ کی خدمت میں تعبیر کے لئے یہ خواب لکھوایا کہ وہ حضورؓ کی خدمت میں گئے ہیں اور حضورؓ کی دعوت پر کھانا کھانے بیٹھے ہیں تو بہت سے کھانے تھے۔ حضورؓ نے جواباً فرمایا کہ 'مولوی صاحب آپ کے لئے دعا کراتے رہتے ہیں اور میں دعا کردیتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو میری دعا سے مالی فراخی ملے گی'۔

ایک دفعہ مَیں اور سردار نرنجن سنگھ کسی کام سے لاہور آئے اور وہاں سے حضورؓ کو ملنے قادیان آگئے۔ حضورؓ نے اُن سے پوچھا: آپ کا کھانا کہاں پکوایا جائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مَیں تو مولوی صاحب کا جوٹھا کھالیتا ہوں، مجھے پرہیز نہیں ہے۔ پھر حضورؓ نے جو کھانے تیار کروائے وہ تمام وہی تھے جو سردار صاحب کو خواب میں دکھائے گئے تھے۔ سردار صاحب نے عرض کیا کہ آپ کی یادداشت بڑی اچھی ہے۔

سردار صاحب کی سردارنی بیمار تھی۔ ایک رات وہ نہایت مغموم تھے۔ کہنے لگے کہ مہاراجہ صاحب کل ولایت جارہے ہیں، کئی مہینے میں واپس آئیں گے۔ پرائیویٹ سیکرٹری مجھ سے کچھ ناراض ہیں وہ بعد میں مجھ کو سختی سے حاضر رکھیں گے۔ ایک تو میری بیوی بیمار ہے دوسرے جائیداد کے کاموں میں مجھے آپ کے ساتھ حصہ لینا پڑتا ہے۔ میں نے کہا: اس کا علاج تو ابھی کردیتا ہوں اور حضرت صاحب کو خط لکھ دیتا ہوں۔ وہ یہ سن کر ہنس پڑے۔ کہا: خط تو تین دن میں قادیان پہنچے گا اور مہاراج کل چلے جاویں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ہمیں اس بات کا تجربہ ہے کہ بعض اوقات خط لکھ کر ڈالا گیا اور...... اللہ تعالیٰ نے ہمارے خط کا علم حضورؓ کو دیدیا، آپ تجربہ کرلیں۔ چنانچہ ہم نے خط لکھ کر ڈال دیا۔ پھر اگلے روز جب سردار صاحب نے مہاراجہ سے اپنی مجبوری بیان کرکے رخصت مانگی تو مہاراجہ نے غیرمتوقع طور پر اُسی وقت انہیں اپنی واپسی تک رخصت عطا کردی۔

1953ء میں مَیں ناصرآباد (سندھ) میں مینیجر تھا اور فسادات کے دوران میرا بیٹا مسعود احمد لاہور میں تھا۔ مَیں نے خواب میں اُسے بہت پریشان دیکھا۔ اس پر مَیں نے صدقہ دیا اور دعا بھی کی۔ اُدھر فسادات میں مسعود کو جب خطرہ پیدا ہوا کہ دکان لوٹ لی جائے گی تو وہ اپنے کھاتہ جات کو گھر لے آیا اور دکان پر آنا جانا بند کردیا۔ دوتین روز بعد شریروں نے دوکان جلادی اور سمجھا کہ حساب کتاب کی کاپیاں بھی جل گئی ہوں گی۔ مکان کی یہ حالت تھی کہ روزانہ دو دو تین تین دفعہ ہزار ہزار آدمی سڑک پر پہنچ کر گالیاں دیتا لیکن دروازہ نہیں توڑتے تھے اور کہتے تھے کہ اندر صرف دو آدمی ہیں اور ان کے پاس اسلحہ ہے۔ جتنے کارتوس ہوں گے اتنے یہ مار سکتے ہیں۔ نکلنے کے بعد پھر ان کو قابو کیا جاسکتا ہے۔ ایک دن مسعود نے اپنی بیوی کو مالک مکان کی بیوی کے پاس بھجوایا کہ ہمارا ستر ہزار کا مال آپ کے مکان میں پڑا ہے۔ ہم یہ آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی موٹر میں ہمیں پولیس لائن تک پہنچادیں۔ اُس نے اپنے خاوند سے پوچھا تو اُس نے جواب دیا کہ سب احمدیوں کو قتل کرنے کا دن مقرر ہوچکا ہے، مَیں اپنی بیس ہزار کی موٹر کیسے تڑوالوں۔ اس پر مسعود نے خود جاکر بھی مالک مکان سے درخواست کی مگر انہوں نے حامی نہ بھری۔ لیکن اگلی صبح قریشی محمد اقبال صاحب موٹریں لے کر وہاں پہنچے اور مسعود اور اُس کی بیوی کو صرف چار جوڑے کپڑوں کے ہمراہ پولیس لائن لے گئے۔ دو دن بعد مارشل لاء لگ گیا۔ خطرہ دُور ہوا تو مسعود واپس اپنے گھر گئے تو سارا سامان بدستور پڑا تھا۔ چار پانچ روز کے بعد بازار میں امن ہوگیا تو دوکان جاکر کھولی۔ جن لوگوں کے پاس روپیہ تھا اُن سے مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بہی کھاتہ دکھاؤ۔ جب دکھایا تو وہ حیران تھے کہ دوکان تو ساری جلادی گئی تھی یہ بہی کھاتہ کہاں پڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دکان بھی بچادی مکان بھی اور جان بھی محفوظ رکھ لی۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ نومبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نا داں اُلجھ رہے تھے عبث آفتاب سے
ہم نے دکھا دیا تھا حوالہ کتاب سے
یہ اَور بات ہے کہ ابھی مطمئن نہ تھا
خاموش تو وہ ہوگیا تھا اس جواب سے
آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر دیکھتی نہ تھیں
کوئی بڑا عذاب نہ تھا اس عذاب سے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 نومبر 2008ء میں مکرم مبشر احمد محمود صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

ادھر ہے اوج پہ رقصِ خزاں مگر کب تک!
ادھر ہے آہ بہ لب باغباں، مگر کب تک!
عروج پہ ہیں تغافل شعاریاں ان کی
جدا رہیں گے مکین و مکاں، مگر کب تک
ہماری آنکھ کے تارو قفس نشیں پیارو
عیارِ عدل ہے سود و زیاں، مگر کب تک
بتانِ جور کے سر پر تھما ہے وقتِ نزع
سوادِ جبر میں ان کی اماں، مگر کب تک

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

30th September 2011 – 6th October 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 30th September 2011

00:00 MTA World News
00:30 Tilawat
00:40 Insight: recent news in the field of science.
00:55 Seerat-un-Nabi (saw)
01:40 Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th May 1998.
02:45 Historic Facts
03:15 Qur'anic Archaeology
04:00 Tarjamatul Qur'an class: rec. 12th July 1995.
05:10 Jalsa Salana New Zealand: concluding address delivered by Huzoor on 6th May 2005.
06:05 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Historic Facts
07:05 Children's class with Huzoor.
08:05 Siraiki Service
09:00 Rah-e-Huda
10:30 Indonesian Service
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:15 Tilawat
13:25 Dar-e-Hadith
13:40 Zinda Log
14:05 Bengali Service
15:25 Real Talk
16:30 Friday Sermon [R]
18:00 MTA World News
18:30 Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor in 2008.
19:25 Yassarnal Qur'an
20:00 Fiq'ahi Masa'il
20:35 Friday Sermon [R]
22:00 Insight: recent news in the field of science.
22:15 Rah-e-Huda

Saturday 1st October 2011

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat
00:25 International Jama'at News
00:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd June 1998.
01:55 Fiq'ahi Masa'il
02:30 Friday Sermon: rec. on 30th September 2011.
03:40 Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25 Rah-e-Huda
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 International Jama'at News
07:10 Yassarnal Qur'an
07:40 Huzur's Jalsa Salana Address
08:30 Question and Answer Session: recorded on 12th September 1998.
09:35 Friday Sermon [R]
10:45 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Zinda Log
13:00 Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bengali Service
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:15 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:15 Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Sunday 2nd October 2011

00:00 MTA World News
00:15 Friday Sermon: rec. on 30th September 2011.
01:30 Tilawat
01:40 Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd June 1998.
02:40 Friday Sermon [R]
04:10 Dars-e-Hadith
04:30 Yassarnal Qur'an
05:00 Faith Matters
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:55 Beacon of Truth
08:00 Faith Matters
09:15 Huzur's Jalsa Salana Address
09:55 Indonesian Service
10:55 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon.
12:05 Tilawat
12:20 Zinda Log
13:00 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:30 Faith Matters [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Beacon of Truth [R]
19:45 Real Talk
21:00 Attractions of Canada
21:30 Huzur's Jalsa Salana Address [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Ashab-e-Ahmad

Monday 3rd October 2011

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:10 International Jama'at News
01:45 Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th June 1998.
02:45 Attractions of Canada
03:10 Friday Sermon: rec. on 30th September 2011.
04:20 Ashab-e-Ahmad
05:00 Faith Matters
06:00 Tilawat &Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:05 Seerat-un-Nabi
07:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 30th November 1998.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 8th July 2011.
11:15 MTA Variety
12:05 Tilawat
12:15 International Jama'at News
12:50 Zinda Log
13:15 Bengali Service
14:15 Friday Sermon: rec. on 9th December 2005.
15:20 MTA Variety [R]
16:05 Dars-e-Hadith [R]
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th June 1998.
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 MTA Variety [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Tuesday 4th October 2011

00:05 MTA World News
00:20 Seerat-un-Nabi (saw)
01:00 Tilawat
01:20 Insight: recent news in the field of science.
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th June 1998.
02:35 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
03:15 Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 30th November 1998.
04:15 Importance of Salat
05:15 Jalsa Salana Holland: concluding address delivered by Huzoor on 18th June 2006.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Insight: recent news in the field of science.
07:00 Unity of God
07:10 Yassarnal Qur'an
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00 Question and Answer Session: recorded on 10th October 1998.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded on 1st October 2010.
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:20 Zinda Log
12:55 Insight: recent news in the field of science.
13:05 Bengali Service
14:05 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 29th June 2003.
15:05 Yassarnal Qur'an
15:30 Historic Facts
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Beacon of Truth
19:35 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 30th September 2011.
20:35 Insight: recent news in the field of science.
20:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:05 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 5th October 2011

00:10 MTA World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 10th June 1998.
02:35 Learning Arabic
03:30 Unity of God
03:45 Question and Answer Session: recorded on 10th October 1998.
04:55 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 29th June 2003.
06:00 Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:50 Yassarnal Qur'an
07:15 Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:50 Children's class with Huzoor.
09:00 Question and Answer Session: recorded on 21st October 1995. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Zinda Log
13:05 Friday Sermon: rec. on 23rd December 2005.
14:05 Bengali Service
15:15 Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:00 MTA Sports
16:35 Fiq'ahi Masa'il
17:15 Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:05 MTA World News
18:20 Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor in 2008.
19:10 MTA Sports [R]
19:30 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05 Real Talk
21:10 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50 Children's class with Huzoor. [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Thursday 6th October 2011

00:00 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:15 Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th June 1998.
02:15 Fiq'ahi Masa'il
02:50 Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:20 Dua-e-Mustaja'ab
03:55 Friday Sermon: rec. on 23rd December 2005.
04:50 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 28th July 2006.
06:00 Tilawat
06:20 Beacon of Truth
07:25 Yassarnal Qur'an
08:05 Faith Matters
09:15 Qur'anic Archaeology
09:50 Indonesian Service
10:55 Pushto Service
11:45 Tilawat
11:55 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 30th September 2011.
13:00 Zinda Log
13:35 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 13th July 1995.
14:55 Qur'anic Archaeology
15:30 Journey of Khilafat
16:15 Yassarnal Qur'an [R]
16:40 Faith Matters
18:00 MTA World News
18:15 Jalsa Salana UK: an address delivered by Huzoor on 29th July 2006.
19:10 Qur'anic Archaeology [R]
19:35 Faith Matters [R]
20:40 Beacon of Truth
21:45 Tarjamatul Qur'an class [R]
23:40 Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 23 September, 2011 | Issue No. 38

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ جون 2011ء

قرآن کریم کی تعلیم ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔

انسان ہونے کے ناطے ہر ایک کی عزت کریں، مدد کریں، تعاون کریں۔ اور رواداری دکھائیں۔ مذہب اور رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر ہر ایک سے محبت کا سلوک کریں۔

(مختلف ممالک کے وفود کی حضور انور سے ملاقات میں حضور انور کی نصائح)

’مجھے یہاں آکر صحیح اسلام کا پتہ چلا ہے۔ اگر ہم حضور کی باتوں پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو جائے‘۔ ’مَیں نے یہاں آکر اسلام کو دیکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے‘۔ ’آپ کے جلسہ کے انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوا ہوں‘۔ ’یہاں اسلام کے پیغام کو بڑے قریب سے دیکھا ہے‘۔ ’جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا اور جو کچھ ہم نے قرآن پاک میں پڑھا وہی جلسہ پر دیکھا‘۔ ’جلسہ روحانیت سے بھرپور تھا اور ایمان میں ترقی کا موجب تھا‘۔

(آئس لینڈ، مالٹا، پولینڈ، ترکی، البانیا، کوسووو، اسٹونیا، لیتھوانیا، ہنگری، سلووینیا، بوزنیا، میسیڈونیا اور بلغاریہ سے آنے والے وفود کا حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات میں جلسہ کے ماحول اور اس کے انتظامات سے متعلق تأثرات کا تذکرہ)

فرینکفرٹ سے برلن کے لئے روانگی۔ برلن میں پُرتپاک استقبال

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

27 جون بروز سوموار 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے دفتری ملاقات کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

آئس لینڈ اور مالٹا کے وفود کی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے جلسہ جرمنی پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ سب سے پہلے دس بج کر پچیس منٹ پر آئس لینڈ (Iceland) اور مالٹا (Malta) کے وفود نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آئس لینڈ سے سات افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس وفد سے تعارف حاصل کیا۔

✿......اس وفد میں ایک دوست سرمد احمد ہانس صاحب تھے جنہوں نے گزشتہ سال مئی 2010ء میں بیعت کی تھی۔ اُن کا یہ اسلامی نام حضور انور نے رکھا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ’’سرمد‘‘ کے معنی Eternal کے ہیں۔ سرمد صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی Sam Hubner صاحب کا بھی تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ آج کل اوسلو (Oslo) میں ملازمت کرتے ہیں۔

✿......تیونس کے ایک مسلمان دوست مازوس صاحب (Makrem Mazouz) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ موصوف گزشتہ تیرہ سال سے آئس لینڈ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنی اہلیہ کے بارہ میں بتایا کہ وہ بھی جلسہ پر ساتھ آئی تھیں لیکن بوجہ بیماری ایک ڈاکٹری appointment پر اتوار کی شام واپس چلی گئی ہیں۔ موصوف نے اپنی اہلیہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: شکور اسلم صاحب (جو آئس لینڈ جماعت کے صدر ہیں) بھی ہومیو ڈاکٹر ہیں، اُن سے علاج کروائیں۔ اور یہ مجھے بھی علاج کے لئے لکھ سکتے ہیں۔

✿......آئس لینڈ وفد کے ایک ممبر فریڈرک (Fridrik) صاحب تھے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ Atheist ہیں اور اب تک ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پڑھ چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کو کتاب ’’ہمارا خدا‘‘ (Our God) بھی دیں۔ صدر صاحب جماعت نے بتایا کہ یہ کتاب حاصل کر لی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Fridrik صاحب کو بتایا کہ بیلجیم میں ایک انڈونیشین تھے اور وہ بھی Autheist تھے۔ ان کا وہاں ہمارے مبلغ سے رابطہ ہوا۔ کئی ماہ کی گفتگو کے بعد انہیں یہ اطمینان ہو گیا کہ خدا موجود ہے۔ چنانچہ خدا کا قائل ہونے کے بعد وہ دوسرے مذاہب میں جانے کی بجائے اسلام کی طرف آئے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور گزشتہ تین سال سے بڑی مضبوطی سے قائم رہے اور ابھی دو تین ماہ قبل 83 سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔

حضور انور نے موصوف کو فرمایا کہ آپ بھی اپنے مبلغ سے رابطہ رکھیں تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو یقین مل جائے گا کہ خدا ہے۔ اگر آپ مخلص ہیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ اتنی بڑی کائنات کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آپ جب بھی صحیح اور سچے اسلام کے بارہ میں سوچیں تو یہ مت سوچیں کہ احمدی اس Fold سے باہر ہیں، ہم اسلام کی اصل اور صحیح تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم ہے ’’لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن (بقرہ:257)‘‘۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ انسان ہونے کے ناطے ہر ایک کی عزّت کریں، مدد کریں، تعاون کریں اور رواداری دکھائیں۔ مذہب اور رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر ہر ایک سے محبت کا سلوک کریں۔ مذہب ہم سب کو اکٹھا کرتا ہے۔ افتراق نہیں ڈالتا۔

فریڈرک (Fridrik) صاحب کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو Gay Community ہے۔ قرآن کریم نے واضح طور پر اس سے منع کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی مثال دی ہے کہ یہ قوم اسی وجہ سے تباہ ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ چار سال قبل کی بات ہے مَیں کینیڈا گیا تھا اس وقت وہاں پارلیمنٹ میں GAY کے حوالہ سے قانون بنانے پر بحث ہو رہی تھی۔ میں نے اپنی ملاقات میں پرائم منسٹر کو کہا تھا کہ اگر آپ اس قانون کو پاس کرتے ہیں تو آپ لوگ اپنی قوم کو تباہ کر دیں گے ماضی میں ایک قوم اسی وجہ سے تباہ ہو چکی ہے۔ مرد عورت کا جو تعلق ہے اس سے آئندہ نسل کا تعلق ہے۔ کہ نسل پیدا کرو ورنہ تو یہ نیچر کے خلاف ہے Unnatural ہے۔ اور ہر عقلمند انسان اس کے خلاف ہے۔ قرآن کریم اس کے خلاف ہے اور اگر مسلمانوں میں سے کوئی ایسا کرے تو اس کے لئے باقاعدہ سزا مقرر ہے۔

آخر پر حضور انور نے فریڈرک صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو خدا پر یقین نہیں لیکن آپ کے دل میں کچھ ضرور ہے۔ جب بھی کوئی واقعہ ہو تو اچانک کہتے ہو Oh GOD۔

✿......ملک مالٹا (MALTA) سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

مکرم گاڈ فری ماگری (MrGodfrey Magri) صاحب کیتھولک عیسائی دوست ہیں اور انگریزی زبان کے استاد ہیں۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ Mrs. Mary Magri بھی ان کے ساتھ آئی تھیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ دو سال قبل 2008ء میں بھی جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ اس سال بھی جلسہ پر وہی روح اور جذبہ دیکھا ہے جو دو سال پہلے دیکھا تھا۔ موصوف نے کہا کہ دنیا میں ہر کوئی اپنے لئے کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر مَیں نے جلسہ میں مختلف نظارہ دیکھا ہے۔ یہاں ہر کوئی دوسروں کی خدمت اور تعاون کرنے کا خواہاں تھا اور اس میں ایک

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں